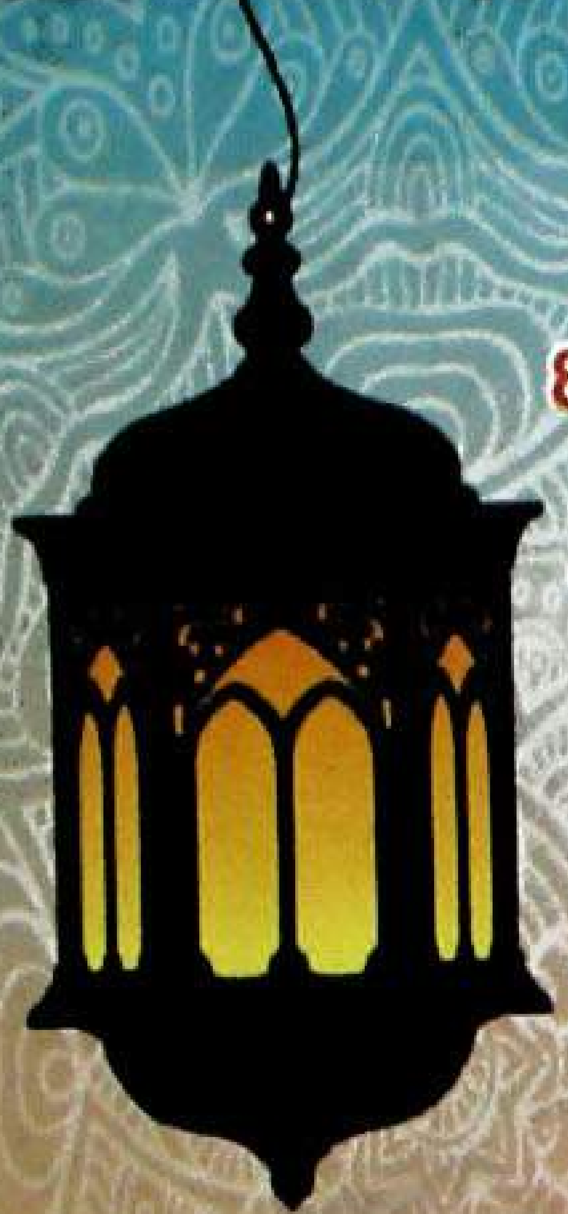
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الاسراء: 82

اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔





قرآنی رسائل

قرآن پاک کے فضائل، خصائص اور آداب پر مبنی ایمان افروز مجموعہ

خواص القرآن
(امام ابو حامد الغزالی رحمتہ اللہ علیہ)

فضائل قرآن
(امام ملا علی القاری رحمتہ اللہ علیہ)

اربعین فاتحہ
(علامہ محمد شہزاد مجددی)

ترجمہ، تخریج، تحقیق:
علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

ناشر: دار الاخلاص لاہور

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء:۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن حکیم میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

قرآنی رسائل

(قرآن پاک کے فضائل، خصائص اور آداب پر مبنی ایمان افروز مجموعہ)

ترجمہ، تخریج و تحقیق

علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب : قرآنی رسائل

ترجمہ،تخریج وتحقیق : علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

اشاعت : اپریل2018ء

پروف ریڈنگ : حافظ محمد بن تاج

کمپوزنگ : محمد لبیب جمیل

صفحات : 144

تعداد : 1100

قیمت : 260روپے

ملنے کا پتا:

دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی) ملحق جامع مسجد نور

پنجاب سوسائٹی-نزد ڈیفنس-غازی روڈ-لاہور

facebook.com/darulikhlas.org

call/whatsapp 0334-0041956

youtube.com/darulikhlasorg

www.darulikhlas.org

google app store darulikhlas

darulikhlas.com/store

حسنِ ترتیب

اربعین فاتحہ

علامہ محمد شہزاد مجددی

خواص القرآن

(امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ)

فضائل قرآن

(ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

علامہ محمد شہزاد مجددی

الحمد للہ المجیب القریب الطبیب الّذی انزل القرآن ما ھوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْن و الصَّلٰوۃُ و السَّلامُ علی الحبیب اللبیب المنیب الذی منعوت برحمۃٍ لِّلعٰلمین وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ المھدیین وعلیٰ اولیاءِ امتہ الکاملین و علماءِ ملتہ الوارثین و اتباعہ اجمعین۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفات ذاتیہ میں سے ایک صفت ہے جسے رب العالمین نے وحی کی صورت میں روح الامین علیہ السلام کے ذریعے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر وانور پر نازل کیا۔ یہ کتاب لاریب یعنی ہر شک وشبہ سے پاک ومنزہ ہے۔ خالق کریم نے اسے ''ھدی للمتقین'' یعنی اہل تقویٰ کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری خود لی ہے۔ قرآن بلاشبہ سرچشمۂ ہدایت، کتاب زندہ و لازوال اور معجزات کی دنیا کا سب سے عظیم الشان شاہکار ہے۔ اس لازوال، زندہ اور معجزات سے معمور کتاب کو پڑھنا، سیکھنا اور سیکھ کر اس پر عمل پیرا ہونا ہی بندۂ مومن کی معراج اور اس کا مقصد حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۔ (سورۃ فاطر:29.30)

ترجمہ: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیے

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں، جس میں ہرگز نقصان نہیں، تاکہ انھیں ان کا اجر بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے، بے شک وہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے۔

علوم قرآن کا فروغ اور تعلیم قرآن کا اہتمام کتنی عظیم سعادت و نعمت عظمٰی ہے اور قرآن کا معلم و متعلم ہونا کتنا بڑا اشرف ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (صحیح بخاری: فضائل القرآن، رقم :4639، ترمذی: رقم :2832، ابوداؤد: الصلوۃ، رقم :1240، ابن ماجہ: رقم :207، مسند احمد: رقم :382)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

عن عمر بن خطاب رضی الله عنه أما إن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) قال: إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کئی قوموں کو سربلند کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بہت سی قوموں کو پست کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم: رقم :1891)

یعنی قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے والوں کو دین و دنیا میں عزت ملتی ہے اور اس سے بغاوت کرنے والی قومیں ذلیل و رسوا ہوتی ہیں۔

قرآن پاک اپنی تلاوت و قراءت کے شرف سے مشرف رہنے والوں کی قبر و حشر میں شفاعت بھی کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا''۔

(صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، فضل قراءۃ القرآن: رقم :1337، مسند احمد: رقم :2126)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ پڑھا تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا اجر رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے، ''ل'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔

(جامع الترمذی: فضائل القرآن، رقم:2835)

قرآن کی تلاوت اور حفظ سے محرومی بہت بڑا خسارہ ہے، اس لیے کچھ نہ کچھ اس پاک کلام میں سے ضرور یاد کرنا چاہیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک وہ شخص جس کے سینے میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو، ویران گھر کی مانند ہے۔'' (ترمذی)

قرآن پاک چونکہ محض ایک کتاب ہی نہیں، بلکہ بنی نوع انسان کے لیے مرشد کامل اور منشور حیات ہے؛ اس لیے شریعت مطہرہ میں اس کے پڑھنے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کے احکام اور اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونے کا بھی حکم ہے۔

قرآن کو درست اور صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا اور اس کے معانی ومفاہیم تک رسائی کا اہتمام دراصل اس کے اندر موجود احکام کی ٹھیک ٹھیک بجا آوری کے لیے ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جس نے قرآن پڑھا، اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو ایسی خلعت (لباس) زیب تن کرائی جائے گی جس کا بدل پوری دنیا نہیں ہو سکتی، وہ پوچھیں گے: یہ سب ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے؟ تو کہا جائے گا: تمھارے بیٹے کی

قرآن سے وابستگی کے سبب۔

(الحاکم،568/1،الترغیب والترہیب،328/2،رقم:2123)

حضرت عبدالحمید حمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو جہاد کرنے والا شخص زیادہ پسند ہے یا قرآن پڑھنے والا؟ تو انھوں نے فرمایا: قرآن پڑھنے والا، کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذہب صحیح و مختار کے مطابق، جس پر جمہور علما کا اعتماد ہے، قرآن پاک کی تلاوت، تسبیح و تحلیل اور ان کے علاوہ دیگر تمام اذکار سے افضل ہے۔

حامل قرآن اور خادم قرآن کا بڑا مرتبہ و شرف ہے، لیکن قرآن سے بے اعتنائی برتنے والا اس کی برکات و فیوضات سے محروم رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن پاک سے قلبی تعلق اور حقیقی وابستگی کے بغیر کوئی شخص بھی کامل مسلمان اور عبد حقیقی نہیں بن سکتا۔ خالق کائنات کی خوشنودی و رضا، قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو ایسا جینا قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خود بھی قرآن پاک سے خاص لگاؤ اور تعلق تھا۔ تلاوتِ قرآن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بڑی رغبت و شوق سے سماعت فرماتے۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ابن مسعود! مجھے قرآن سناؤ۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (تعجب سے) عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”مجھے یہ پسند ہے کہ میں قرآن کسی دوسرے سے

سنوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے سورۃ النساء کی آیات تلاوت کیں، جنھیں سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

قرآن پاک محض ایک کتاب ہی نہیں، بلکہ ظاہری اور باطنی امراض کے لیے شفا بھی ہے۔ خالق کائنات نے اسے منبع رشد و ہدایت ہی نہیں بنایا، بلکہ عالمین کی ظاہری و باطنی فلاح و صلاح کا سامان بھی اسی کتاب زندہ و روشن کے ذریعے فراہم کیا ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ محمد اقبال۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم   حکمت او لایزال است و قدیم
فاش گویم آنچہ در دل مضمر است   ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

ترجمہ: یہ حکمت سے معمور قرآن وہ زندہ کتاب ہے کہ اس کی حکمتیں لازوال و قدیم ہیں۔ اگر وہ بات کھول کر کہہ دوں جو دل میں پوشیدہ ہے تو یہ کتاب نہیں کچھ اور ہی چیز ہے۔

قرآن پاک، کتاب زندہ ہے اور لازوال و بے شمار حکمتوں سے معمور صحیفہ مقدس اور نسخہ کیمیا ہے۔ بنی نوع انسان کو پیش آنے والے جملہ مسائل کا حل اسی کتاب روشن میں موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" (الانعام:59)

ترجمہ: اور نہیں کوئی خشک و تر جو اس کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔

قرآن شفا اور رحمت بھی ہے اور نور و حکمت بھی۔ مومنین کے لیے اس میں رحمت اور حکمت کا سامان موجود ہے، جبکہ ظالمین کے لیے یہ خسارے میں اضافہ کا ذریعہ ہے۔ یعنی اس کی ہدایت و تعلیمات کی پیروی نہ کرنے والے گھاٹا کھاتے ہیں، جبکہ قلبی بیماروں کے لیے یہ "شفاء لما فی الصدور" ہے۔

نبی کریم ﷺ کے ارشادات و فرامین میں بھی قرآن کے دوا و شفا ہونے کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

القرآن ھو الدواء۔ یعنی قرآن دوا ہے۔ اسنادہ حسن۔

(تیسیر شرح الجامع الصغیر بحوالہ، المداوی لعلل المناوی: ۴/ ۶۴۱)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: خیر الدواء القرآن۔ بہترین دوا قرآن ہے۔

(سنن ابن ماجہ: الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، عن علی۔ مسند الشہاب: ۱/ ۵۱ رقم ۲۸)

قرآن کریم کی روحانی اور جسمانی برکات

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔

(آل عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: تم سب اللہ کی ہدایت کی رسی کو مضبوط تھامے رکھو۔

معالم التنزیل میں امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قتادہ اور سدی نے فرمایا: حبل اللہ سے مراد قرآن حکیم ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حبل اللہ'' قرآن حکیم ہے اور قرآن حکیم نور روشن ہے اور نفع بخش شفا ہے۔ جس نے اس سے استمداد کی اس کا معاون ہے اور جس نے اس کی پیروی کی اس کے لیے ذریعہ نجات ہے۔ (معالم التنزیل: ج ۱ ص ۳۳۳)

اور سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء: ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن حکیم میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ قرآن حکیم میں مومنوں کے لیے روحانی اور جسمانی امراض کی شفا ہے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صاحب روح البیان حضرت الشیخ علامہ محمد اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واعلم ان القرآن شفاءُ المرض الجسمانی۔ (روح البیان: ج ۵ ص ۱۹۳)

ترجمہ: جان لو! کہ قرآن حکیم جسمانی امراض کے لیے بھی شفا ہے۔

اور اسی طرح الشیخ علامہ جمل اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

تفسیر خازن میں ہے کہ قرآن حکیم امراض ظاہری و باطنی کے لیے شفا ہے اور اس کا امراض جسمانیہ کے لیے شفا ہونا؛ وہ اس لیے کہ قرآن حکیم کی تلاوت کی برکت بہت سے امراض کو دفع کرتی ہے اس پر دلیل وہ حدیث ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ سورۃ فاتحہ رقیہ ہے۔ (یعنی دم ہے۔) (تفسیر جمل: ج ۲،ص ۶۴۴)

اور اسی طرح احادیث میں بھی قرآن حکیم سے حصول شفا کے دلائل موجود ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم دو شفائیں لازم پکڑ لو شہد اور قرآن۔ (ابن ماجہ: الطب، باب العسل، الحاکم: ج ۴،ص ۲۰۰)

واثلہ بن اسقع روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درد حلق کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن حکیم پڑھو، فرمایا: قرآن حکیم میں شفا ہے۔ (البیہقی: فی الشعب ۲،۵۱۹)

ابن مردویہ حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور شکایت کی کہ میرے سینے میں کچھ درد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن حکیم پڑھو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن حکیم سینے کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ (الدر المنثور: ۸،۳۰۳)

ابن رجاء الغنوی سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شفا چاہو اس چیز (آیات) سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی حمد کی، اس سے پہلے کہ اس کی مخلوق اس کی تعریف کرے اور شفا چاہو اس چیز (آیات) سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی مدح کی ہو، ہم لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الحمد شریف اور سورۃ الاخلاص یعنی جس شخص کو قرآن حکیم نے شفا نہ دی اس کو اللہ تعالیٰ بھی شفا نہ دے گا۔ (خزینۃ الاسرار: ص ۶، بیروت)

دارقطنی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کو قرآن حکیم سے بھی شفا نہ ملی تو پھر اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں سے شفا نہیں ہے۔ (تفسیر قرطبی: ۳۱۵/۸، کنز العمال: ۲۸۱۰۶)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے:

قرآن حکیم سے برکت حاصل کرو، کیونکہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

(کنز العمال: حصہ اول، دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، رقم ۲۳۲۶)

رقیہ یعنی دم جھاڑ کی لغوی و شرعی حیثیت

علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''لسان العرب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ رقیہ سے مراد ''عوذہ'' ہے جس کا معنی دعا مانگنا یا پناہ لینا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ''العوذة و المتعاذات و التعويز'' سے مراد رقیہ ہی ہے جس کا معنی پناہ حاصل کرنا اور دم وغیرہ کرنا بھی وہی چیز ہے جس کے ذریعے انسان گھبراہٹ اور پاگل پن سے پناہ حاصل کرتا ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ ''اعيذك بالله و اسمائه من كل ذى شر'' اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں اس کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ ہر نقصان دہ چیز سے مندرجہ بالا الفاظ سے یہی ظاہر ہوگا کہ رقیہ کا لفظ پناہ طلب کرنے کا معنی دیتا ہے۔

رقیہ کے جواز پر کثرت سے احادیث موجود ہیں ان میں سے چند کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدنظری سے دم کرنے کا امر فرمایا۔ (صحیح البخاری: ج ۲)

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے گھر میں ایک کنیز کے چہرے میں زردی دیکھی تو فرمایا: اس کو نظر لگی ہے، اس کو دم کرو۔

(المشکوۃ: ص ۳۸۹)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جس مرض میں وصال پایا اس میں معوذات (سورہ فلق، سورہ والناس) پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرتے تھے اور پھر جب آپ ﷺ کا مرض بھاری ہوا تو میں معوذات (سورہ فلق، سورہ والناس) پڑھ کر آپ پر دم کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ ﷺ کے ہاتھ سے مسح کرتی تھی۔ (صحیح بخاری: ج ۲، ص ۸۵۴)

رقیہ: دم کرنے کی تحقیق

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ بعض احادیث میں درج ہے کہ جو لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے نہ جھاڑ پھونک کریں گے نہ جھاڑ پھونک کروائیں گے۔ وہ صرف اپنے رب پر توکل کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث شریف میں جھاڑ پھونک نہ کرانے کی مدح کی گئی ہے اور ایک حدیث میں یہ ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو دم کیا، تو اول الذکر صحیحین کی حدیث اور موخر الذکر حدیث میں تعارض پایا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں جھاڑ پھونک کی ممانعت ہے ان احادیث میں ان کلمات سے جھاڑ پھونک اور دم کرنا مراد ہے جو کفار کے کلمات ہوں یا وہ عجمی کلمات ہوں جن کا معنی مجہول ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کا معنی کفریہ ہو یا کفر کے قریب ہو یا وہ کلمات مکروہ ہوں اور اگر قرآن کریم کی آیات پڑھ کر دم کیا جائے یا اذکار ماثورہ یا معروضہ پڑھ کر دم کیا جائے تو ان کی ممانعت نہیں ہے، بلکہ ان کو پڑھ کر دم کرنا سنت ہے۔ (شرح صحیح مسلم النووی: ج ۲، ص ۲۱۹)

علما نے قرآن حکیم کی آیات اور اللہ تعالی کے ذکر کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے کے جواز پر اجماع کو نقل کیا ہے علامہ مازری مالکی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب اور اسکے ذکر کے ساتھ ہر قسم کا دم کرنا جائز ہے۔ اگر وہ کلمات عجمیہ ہوں یا ان کے معنی مجہول ہوں تو پھر ان کے ساتھ دم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے معنی کفریہ ہوں۔ علامہ مازری مالکی نے کہا ہے کہ اہل کتاب کے کلمات کے ساتھ دم کرنے میں اختلاف ہے حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو جائز کہا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس خدشے سے مکروہ کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ انھوں نے ان کلمات میں تحریف کر دی ہو اور جنھوں نے جائز کہا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ان کلمات میں تحریف کرنے کے ساتھ ان کی کوئی غرض متعلق نہیں ہے۔ اس باب کے بعد امام مسلم نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا پھر عمرو بن حزم کے گھر تشریف لائے تو انھوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں ایک دم ہے جو ہم بچھو کے کاٹنے پر کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا ہے تو انھوں نے اپنا دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھ کر سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو تم میں سے اپنے بھائی کو نفع دے سکتا ہے تو چاہیے کہ اس کو نفع دے۔ (المشکوۃ: ص ۳۸۸)

تعویز کے لٹکانے کی تحقیق

لغت میں تعویز کا معنی (پناہ لینا، امان، بچاؤ)

اصطلاحی معنی: وہ کاغذ یا تختی جس پر اعداد یا اسمائے الٰہیہ یا آیات قرآنیہ کی خاص طریقے سے خانہ پوری کر کے حصول شفائے امراض وحفاظت اور حصول مراد کے لیے گلے میں لٹکاتے ہیں یا کسی اور عضو پر باندھتے ہیں۔

قرآن حکیم میں تعویذات کی اصل یہ آیت ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (بنی اسرائیل: ۸۲)

ترجمہ: اور قرآن حکیم میں ہم نازل کرتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ (حضرت شعیب) سے اور وہ اپنے دادا (یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈرے تو اسے چاہیے کہ یہ کلمات پڑھے:

اعوذبکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون۔ میں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) یہ کلمات اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو سکھاتے جو بالغ ہوتا اور ان کی اولاد میں جو نابالغ ہوتے ان کلمات کو کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے۔
(مسند احمد: جلد ششم، رقم: ۳۸۳۳)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن تعویذات میں اللہ تعالی کے اسما ہوں ان کو بطور تبرک مریضوں کے گلے میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ لٹکانے والا اس سے نظر دور کرنے کا ارادہ نہ کرے اس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے کہ مصیبت نازل ہونے کے بعد راحت اور خوشی کی امید سے تعویز لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ اس دم کے حکم میں ہے جو نظر لگنے کے سلسلے میں سنت میں وارد ہے اور مصیبت نازل ہونے سے پہلے تعویذ لٹکانے میں حرج ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حکم غریب ہے۔ ابن مسیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک قرآن حکیم سے تعویذ لکھ کر کسی بانس وغیرہ سے لٹکانے میں حرج نہیں، جماع اور بیت الخلا کے وقت تعویز کو اتار لیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قبل اور بعد کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کے گلے میں تعویذ لٹکانے کی مطلقاً اجازت دی ہے، جبکہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچہ ہو یا بڑا تعویز لٹکانے میں کوئی حرج نہیں تمام شہروں میں ابتدائی زمانے سے لے کر اب تک تمام لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔

امام قرطبی نے اس مسئلے پر بہت تفصیل سے بحث کی ہے تعویز لکھنے اور اس کے لٹکانے کا جواز بیان کیا ہے۔

ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے تعویز لٹکانے کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا کہ تعویز کسی محفوظ چیز میں مڑھا ہو جبکہ وہ تحریر قرآن کریم سے ہو اور حضرت ضحاک رحمۃ اللہ

علیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کسی بھی لکھی ہوئی آیت کو گلے میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کو جماع اور بیت الخلا کے وقت اتار دیا جائے اور حضرت ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے بچوں کے گلے میں تعویز لٹکانے کی اجازت دی ہے امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کو انسان کے گلے میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔ (تفسیر احکام القرآن: ج ۱۰ص ۳۲۰)

گلے میں تعویز کا لٹکانا جائز ہے جب کہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیات قرآنیہ یا اسمائے الٰہی یا ادعیہ سے تعویذ کیا گیا ہو اور بعض احادیث میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانہ جاہلیت میں کیے جاتے تھے اسی طرح تعویذات اور آیات واحادیث ادعیہ پلیٹ میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفاء پلانا بھی جائز ہے اور جنب اور حائضہ بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتی ہیں یا بازو پر باندھ سکتی ہیں جب تک کہ تعویذات غلاف میں ہوں۔

ماکولات ومشروبات پر دم کر کے پلانا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارش کا پانی اور ایک اور روایت کے مطابق اولوں کا پانی لیا اور اس پر سورۃ الحمد، آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، معوذتین ہر ایک کو ستر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص اس پانی کو سات دن تک صبح کے وقت پیے گا اللہ تعالیٰ اس کے پینے والے کے بدن سے ہر بیماری کو دور فرمادے گا اور اسے صحت بخشے گا اور اس کی رگوں، گوشت، ہڈیوں اور تمام بدن سے بیماری کو دور کر دے گا۔ (خزینۃ الاسرار)

جب پانی پر دم کر کے استعمال میں لانے کا حکم آ گیا تو اس پر قیاس کر کے ہر پاک چیز پینے کی ہو یا کھانے کی اس پر دم کر کے مریض کو کھلانا اور پلانا درست ہے جیسا کہ متقدین و متاخرین علما اسلام کا مسلک رہا ہے۔

155169

تعویذ پر اجرت لینا

اس حوالے سے جامع ترمذی میں ایک روایت موجود ہے۔جس پر امام ترمذی نے تعویذ پر اجرت لینے کا عنوان باندھا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔پھر ان کے سردار کو بچھو نے ڈنگ مار دیا۔وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے پر دم کرتا ہے۔میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ہم نے قبول کر لیا اور پھر میں نے سات مرتبہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لی پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیں۔

جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع ترمذی: کتاب الطب، باب اخذ الاجر علی التعویذ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ان کے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔

علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی غفر اللہ لہٗ

دار الاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)

ملحق جامع مسجد نور، پنجاب سوسائٹی لاہور

۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

اپریل ۲۰۱۸

فِی فاتحۃِ الکِتاب شِفَاءٌ مِن کُلِّ دَاءٍ
سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔ (سنن دارمی)

اربعین فاتحہ

(فضائل و برکات سورۃ الفاتحہ)

ترتیب و تحقیق: علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)، لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

حق تعالیٰ شانہ کے فضل وتوفیق سے امت مرحومہ کے جلیل القدر علماء کرام اور ائمہ عظام نے والیٔ اُمت، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام و پیام کو عام کرنے کیلئے علم حدیث کے میدان میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ نا قابل فراموش بھی ہیں اور لائق صد تحسین بھی۔ سلسلۂ خدمات حدیث شریف کی ایک کڑی چالیس احادیث پر مشتمل کتب ورسائل کی ترتیب وتالیف بھی ہے۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح میں ''شعب الایمان'' للبیہقی کے حوالے سے ناقل اور امام محی الدین نووی علیہ الرحمۃ مقدمہ ''اربعین نووی'' میں متعدد طرق سے روایت کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینها بعثه الله یوم القیامة فی زمرة الفقهاء و العلماء وفی روایة: بعثه الله فقیها عالما۔

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دینی امور پر مشتمل چالیس احادیث میری امت تک پہنچائیں، اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے فقہا اور علماء کے ساتھ اٹھائے گا اور ایک اور روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم (کے طور پر) اٹھائے گا۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

و کنت له یوم القیامة شافعا و شهیدا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

قیل له: ادخل من ای ابواب الجنة شئت

جس دروازے سے چاہے! جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے۔

کتب فی زمرة العلماء و حشر فی زمرة الشهداء

اسے علما کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا اور حلقہ شہداء میں شامل کیا جائے گا۔ حدیث کے حفاظ اور آئمہ اس کثیر الاسناد روایت کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ مذکورہ بالا جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

محدث ذیشان حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

و قد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحديث الضعيف فی فضائل الاعمال

علمائے کرام فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کے جواز پر متفق ہیں اور علوم حدیث کے طالب علم جانتے ہیں کہ جب ضعیف روایت مختلف طرق اور متعدد اسناد سے مروی ہو تو درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے۔

لہٰذا اس عظیم الشان بشارت کے فیوض و برکات اور ثمرات سے بہرہ ور ہونے کیلئے آئمہ کرام اور محدثین عظام نے چہل احادیث کی جمع آوری کی خدمت کو اپنے لئے سرمایہ آخرت اور جادہ فلاح و نجات سمجھتے ہوئے سرانجام دیا ہے۔

بقول امام نووی علیہ الرحمۃ: اس عظیم سعادت کو سب سے پہلے جس امام محدث نے حاصل کیا وہ حضرت امام عبداللہ بن مبارک امیر المومنین فی الحدیث علیہ الرحمۃ کی ذات

گرامی ہے۔ آپ حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاد ہیں۔

ان کے بعد امام محمد بن اسلم الطوسی، حسن بن سفیان النسوی، امام ابوبکر الاخری، ابوبکر محمد بن ابراهیم الاصفهانی، امام دارقطنی، امام حاکم، ابونعیم اصفهانی، ابو عبدالرحمن السلمی، ابو سعید المالینی، ابوعثمان الصابونی، محمد بن عبداللہ الانصاری اور امام ابوبکر البیهقی رحمهم الله کے علاوہ متقدمین و متاخرین میں سے بے شمار بزرگوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

میں نے بھی ان ائمہ علام اور حفاظ اسلام کی پیروی میں چالیس احدیث کی جمع آوری کے سلسلے میں بارگاہ رب العزت میں استخارہ (مشورہ کیا)۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

اس کے باوجود ہمارا انحصار اس معاملہ میں صرف اس حدیث پر نہیں ہے بلکہ (ہمارا عمل) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث صحیح میں وارد اس پر ارشاد پر ہے۔

لیبلغ الشاهد منکم الغائب

تاکہ تم میں سے حاضر غائب تک پہنچادے۔

دوسرا فرمان ہے:

نصر الله امرأ سمع مقالتی فوعاها فادها کما سمعها

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث سن کر اسے ٹھیک ٹھیک جیسے سنا ویسے ہی آگے پہنچادیا۔

علماء کرام اور ائمہ امت نے چالیس احادیث کا انتخاب کرتے ہوئے مختلف انداز اختیار کئے۔ کسی نے احکام و مسائل، کسی نے دعوت و تبلیغ، کسی نے جہاد اور کسی نے فضائل

اعمال جیسے عنوانات کے تحت احادیث کو جمع کر کے عامتہ المسلمین تک پہنچایا۔ اسی طرح بعض بزرگوں نے متفرق مسائل پر احادیث درج کیں اور بعض علماء نے ایک مستقل موضوع سے متعلق چہل احادیث کا انتخاب کیا۔ پیش نظر چہل احادیث کا مجموعہ ''اربعین فاتحہ'' بھی اس دوسری قسم کے زمرہ میں آتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ جیسی عظیم الشان اور برکتوں سے بھرپور سورۃ مبارکہ سے متعلق چالیس احادیث اس میں درج کی گی ہیں۔ ہر حدیث کے ساتھ اردو ترجمہ مآخذ کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

اس میں صحیح، حسن اور ضعیف تمام اقسام کی احادیث درج کی گئی ہیں جیسا کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کا جواز ائمہ حدیث میں متفقہ طور پر مسلمہ ہے۔

گزشتہ سطور میں اس کی وضاحت آپ کی نظر سے گزر چکی ہے۔

رب العالمین اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس عاجزانہ کاوش کو قبولیت کا شرف دے کرامت کیلئے نفع بخش بنائے اور اس کار خیر میں مالی و عملی معاونت کرنے والے احباب کو فلاح دارین نصیب فرمائے۔ آمین

خادم فاتحۃ الکتاب

محمد شہزاد مجددی عفا اللہ عنہ

دار الاخلاص لاہور۔

14 شعبان المعظم 1422ھ

یوم الخمیس

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین و الصلاۃ و السلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین و علی آلہ الطیبین الطاھرین و اصحابہ المھدیین و اتباعہ اجمعین۔

فضائل و برکات

سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان اور رحمت والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ۔ (یعنی) ان لوگوں کے راستے پر جنہیں تو نے انعام سے نوازا۔ نہ ان کے جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے''۔

اس کے بعد آمین! اے اللہ قبول فرما! کہنا مسنون ہے۔

سورۃ فاتحہ قرآن مجید فرقان حمید کی پہلی سورۃ مبارکہ ہے۔ کلام الٰہی کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔ یہ بابرکت سورۃ بے شمار فضائل و فیوضات سے پُر، علم و عرفان، حکمت و ایقان اور عنایات و احسان کا بیش بہا خزانہ ہے۔

یوں تو سارا قرآن ہی از اوّل تا آخر معجزہ ہے اور اس کی ہر ایک آیت کریمہ امتیازی

بے مثل و بے مثال ہے لیکن ''الفاتحہ'' کو اس کلام معجز نظام میں ایک خاص انفرادی وامتیازی حیثیت حاصل ہے۔

اس سر چشمہ شفاء اور نسخہ کیمیا کی اہمیت وفضیلت سے عدم واقفیت کے باعث لوگ اس سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے اور دنیا جہان کے وظائف وتعویذات میں ہر قسم کی زحمتیں اٹھا کر مشغول ہونا باعث نجات سمجھتے ہیں۔

رب کائنات کا ارشاد ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (الاسرا: ۸۲)

''اور ہم نے قرآن نازل کیا جو ایمان والوں کیلئے شفا ورحمت ہے۔

سورۃ الفاتحہ کا مختصر تعارف

سورۃ فاتحہ مکی سورۃ ہے بعض مفسرین کے مطابق اس کا نزول دو بار ہوا۔ ایک بار مکہ اور دوسری بار مدینہ منورہ میں۔ اس میں سات آیات، پچیس کلمات اور ایک سو تیئس حروف ہیں جب یہ عظیم الشان سورۃ نازل ہوئی تو اسی ہزار فرشتے اس کے ساتھ تھے۔

سورۃ فاتحہ کے اسماء

1- الفاتحة: کھولنے والی کیونکہ قرآن کریم کا آغاز اسی سورۃ سے ہوتا ہے۔

2- فاتحة الكتاب: اللہ کی کتاب اس سے کھلتی ہے اور قرات نماز اسی سے شروع ہوتی ہے۔

3- سورۃ الحمد: تعریف وثناء۔ شکر

4- سورۃ شکر: حمد کا ایک معنی شکر ہے اور یہ تشکر کی بنیاد ہے۔

5- قرآن عظیم: یہ سورۃ ثواب واجر کے لحاظ سے باقی سورتوں سے افضل ہے۔

6- السبع المثانی: اس لئے کہ یہ سات آیات پر مشتمل ہے اور نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔ یا بقول بعض دو بار نازل ہوئی۔ مکہ معظّمہ میں فرضیت نماز کے وقت

اور مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کے وقت۔

7- سورۃ کنز: خزانہ۔

8- سورۃ شفاء: ظاہری باطنی امراض سے شفا دینے والی۔

9- رقیہ: کیونکہ اس کے ساتھ دم وغیرہ کیا جاتا ہے۔

10- سورۃ صلاۃ: نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے جبکہ نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

11- ام الکتاب: ام کے معنی جڑ اور اصل کے ہیں۔

12- سورۃ دعا: اس میں بندوں کو رب سے مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

13- سورۃ تفویض: کیونکہ بندہ اپنا آپ رب کے حوالے کر دیتا ہے۔

14- سورۃ وافیہ: اس لئے کہ یہ سورۃ مکمل اتری اور پوری ہی پڑھی جاتی ہے۔

15- سورۃ کافیہ: یہ سورۃ اپنے علاوہ ہر چیز سے کفایت کرتی ہے لیکن کوئی دوسری سورۃ اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔

16- سورۃ نور: روشن و تابندہ۔

17- اساس القرآن: قرآن کی بنیاد۔

ایک شخص نے حضرت امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے کمر درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: اساس القرآن پڑھ کر دم کر لے۔ اس نے پوچھا کہ اساس القرآن کیا ہے؟ فرمایا: فاتحۃ الکتاب۔ (تفسیر اُمّ الکتاب: علامہ توکلی: 257)

سورۃ الفاتحہ احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلْ تعويذ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ} ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي. (صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ حجر)

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک دفعہ) میں نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا۔ لیکن میں نماز پڑھ کر ہی حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس آنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

یا یہا الذین امنو استجیبوا للہ وللرسول اذا دعا کم۔

اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائے تو فوراً حاضر ہوا

کرو۔

پھر آپ نے فرمایا: مسجد سے باہر نکلتے وقت میں تمہیں وہ سورۃ سکھاؤں گا جو قرآن میں سب سے افضل ہے۔

اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے یاد دہانی کروائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله رب العٰلمین السبع المثانی اور القرآن العظیم۔ جو مجھے عطا ہوئی۔

حدیث نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اصحاب کا گزر پانی پر اتری ہوئی ایک قوم پر ہوا۔ جن کے ایک فرد کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کہا کہ ہمارے ایک ساتھی کو سانپ ڈس گیا ہے۔ کیا تم میں کوئی دم جھاڑا (منتر) کرنے والا ہے۔ پس صحابہ کرام میں سے ایک صاحب گئے اور انہوں نے کچھ بکریوں کے عوض سورۃ فاتحہ پڑھی۔ بیمار تندرست ہو گیا اور

صحابی بکریاں لے کر واپس اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے اسے ناپسند کیا اور کہا کہ تو نے کتاب اللہ کے بدلے اجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ طیبہ واپس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ (صحیح بخاری، کتب الطب)

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کتاب الله احق ما اخذتم علیه اجرًا

اجرت لی جانے کی سب سے زیادہ مستحق اللہ کی کتاب ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الطب)

اس طرح کی ایک روایت صحیح بخاری کے کتاب فضائل القرآن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دم پڑھنے والے صحابی یہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

حدیث نمبر 3:

قَالَ اللهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلاَةَ بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ). قَالَ اللهُ تَعَالٰی حَمِدَنِی عَبْدِی وَإِذَا قَالَ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ). قَالَ اللهُ تَعَالٰی أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِی. وَإِذَا قَالَ (مَالِكِ یَوْمِ الدِّینِ). قَالَ مَجَّدَنِی عَبْدِی - وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَیَّ عَبْدِی - فَإِذَا قَالَ (إِیَّاكَ نَعْبُدُ وَإِیَّاكَ نَسْتَعِینُ). قَالَ هٰذَا بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ أَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلاَ الضَّالِّینَ). قَالَ هٰذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ۔

(صحیح مسلم: ج1، 271، مشکوٰۃ۔ فضائل القرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے مابین آدھا آدھا بانٹ لیا ہے۔ پس

آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کیلئے اور میرا بندہ جو مانگے وہی پائے گا۔

جب بندہ کہتا ہے: الحمد للہ رب العلمین تو حق تعالیٰ فرماتا ہے: حمدنی عبدی...... میرے بندے نے میری تعریف کی۔

اور جب بندہ کہتا ہے: الرحمٰن الرحیم تو رب تعالیٰ فرماتا ہے: اثنی علی عبدی...... میرے بندے نے مجھے سراہا۔

اور جب بندہ کہتا ہے: مالك یوم الدین تو حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے: مجدنی عبدی: میرے بندے نے میری تعظیم کی۔

اور جب بندہ کہتا ہے: ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ تو رب کائنات فرماتا ہے: ھذا بینی و بین عبدی ولعبدی ماسأل۔ یہ میرے اور میرے بندے کے مابین ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا سو پائے گا۔

اور جب بندہ عرض کرتا ہے: اھدنا الصراط المستقیم. صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کیلئے ہے اور جو میرا بندہ مانگے گا میں اسے دوں گا۔

حدیث نمبر 4:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلاَّ الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلاَّ الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلاَّ أُعْطِيتَهُ.

(صحیح مسلم ج ا۔ ۲۷۱، مشکوٰۃ۔ فضائل القرآن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور جبرائیل امین علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی حاضر خدمت تھے۔ اچانک جبرائیل علیہ السلام نے اوپر کی طرف سے ایک آواز سنی اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا۔ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھلا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرشتہ ہے جو زمین پر نازل ہوا ہے اور اس سے پہلے کبھی نیچے نہیں اترا۔ اس فرشتے نے عرض کیا: میں آپ کو دونوروں کی بشارت دیتا ہوں جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ ایک (نور) سورۃ فاتحہ اور دوسرا (نور) سورۃ بقرۃ کی آخری آیات ان کا جو حرف آپ پڑھیں گے اس پر اجروثواب دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 5:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلاَ فِي الْإِنْجِيلِ وَلاَ فِي الزَّبُورِ وَلاَ فِي الفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ.. رواه الترمذی وقال حسن صحیح

(ترمذی، دارمی، حاکم علی شرط مسلم، مشکوۃ فضائل قرآن)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس سورۃ فاتحہ کی مثل نہ تورات میں نازل ہوئی، نہ زبور میں، نہ انجیل میں اور نہ ہی قران میں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ سورۃ فاتحہ سات آیتوں کا مجموعہ ہے جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن میں سب سے عظیم ہے جو میرے اللہ (عزوجل) نے مجھے

عطا کی ہے۔

حدیث نمبر 6:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(سنن دارمی ج 2،ص 330، البیہقی شعب الایمان۔ مشکوۃ۔ فضائل قرآن)

عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

حدیث نمبر 7:

وعن عبد الله بن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ الا أخبرك بأخير سورة نزلت فی القرآن قلت بلى يا رسول الله صلى الله عليك وسلم قال فاتحة الكتاب واحسبه قال فيها شفاء من كل داء، وعنه فاتحة الكتاب شفاء من كل شيء الا السام والسام الموت۔ (فوائد خلعی بحوالہ تفسیر مظہری ج 121)

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے افضل سورۃ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ نے فرمایا: فاتحہ الکتاب۔ (راوی کہتے ہیں) یہ بھی فرمایا کہ اس میں ہر مرض کی شفاء ہے اور ان ہی سے روایت ہے: سورۃ فاتحہ ہر چیز کے لئے شفاء ہے سوائے موت کے۔

حدیث نمبر 8:

عن ابی سعید بن المعلی رضی الله عنه: اعظم سورة فی القرآن الحمد الله رب العلمین (بخاری، بیہقی، حاکم، مظہری، جلد نمبر 1، ص 12)

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: قرآن کی سب سے افضل سورۃ الحمد للہ ربّ العٰلمین ہے۔

حدیث نمبر 9:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

فاتحة الکتاب تعدل ثلثی القرآن (بخاری فی مسندہ، تفسیر مظہری ج1۔12)

سورۃ فاتحہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

حدیث نمبر 10:

وعن أبی سلیمان قال مر بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتھم علی رجل قد صرع فقرأ بعضھم فی اذنه بأم القرآن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھی أم القرآن و ھی شفاء من کل داء. (رواہ الثعلبی من طریق معاویہ بن صالح عنہ بحوالہ مظہری ایضا)

حضرت ابوسلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ کے موقع پر ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ''مرگی'' کا مریض تھا۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے اس کے کان میں سورۃ فاتحہ پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ام القرآن ہے اور یہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔

حدیث نمبر 11:

حضرت ابوسعید خدری سے مرفوعاً روایت ہے:

فاتحة الکتاب شفاء من السم (رواہ سعید بن منصور والبیہقی، الجامع الصغیر ج2۔73)

سورۃ فاتحہ زہر کیلئے شفاء ہے۔

حدیث نمبر 12:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے:

فاتحة الكتاب انزلت من كنز تحت العرش(الجامع الصغير ايضًا)

سورۃ فاتحہ زیرِ عرش خزانوں میں سے نازل ہوئی۔

حدیث نمبر 13:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

فاتحة الكتاب و آية الكرسى لا يقرؤهما عبد فى دار فيصيبهم ذلك اليوم عين أنس أو جن- (فر) عن عمران بن حصين- (ض)

(الجامع الصغیر ج نمبر 74:2)

سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اپنے گھر میں پڑھ لینے والا شخص اس دن جن وانس کی نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔

حدیث نمبر 14:

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

فاتحة الكتاب تجزى ما لايجزى شئى من القرآن ولو ان فاتحة الكتاب جعلت فى كفة الميزان و جعل القرآن فى الكفة الاخرىٰ لفضلت فاتحة الكتاب على القرآن سبع مرات۔ (فر) عن أبي الدرداء۔(الجامع الصغير ايضًا) اخرج ابونعيم والديلمى)

سورۃ فاتحہ کے برابر قرآن کا کوئی جزء نہیں اگر سورۃ الحمد کو ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور بقیہ قرآن کو دوسرے پلے میں رکھا جائے تو سورۃ فاتحہ سات مرتبہ اس سے افضل ٹھہرے گی۔

حدیث نمبر 15:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے فرمایا:

عوذنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفاتحۃ الکتاب فی تفلا

(رواہ الطبرانی فی الاوسط: مظہری ج1 :12)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سورۃ فاتحہ کا دم کر کے اپنا لعاب دہن اقدس میرے منہ میں ڈالا۔

حدیث نمبر 16:

عن أنس إذا وضعت جنبك على الفراش وقرأت فاتحة الكتاب وقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فقد امنت كل شيء الا الموت - رواه البزار

(تفسیر مظہری ج اوّل 12)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب تم سونے کیلئے بستر پر جاؤ اور سورۃ فاتحہ و اخلاص کی تلاوت کر لو تو سوائے موت کے تم ہر چیز سے محفوظ ہو جاتے ہو۔

حدیث نمبر 17:

عن ابی بن کعب رضی الله عنه قال: کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فجاء اعرابی. فقال یا نبی الله ﷺ ان لی ایا به وجع قال وما وجعه؟ قال به لمم قال فاتنی به. فاتاه به فوضعه بین یدیه. فعوذه بفاتحة الکتاب. فقام الرجل کان لم یشك شیئا قط۔

(عمل الیوم واللیلۃ :210، مسند احمد حاکم فی المستدرک حصن حصین 272)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ایک اعرابی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے؟ اس نے عرض کی اسے آسیب ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ لے آیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر سورۃ فاتحہ (اور دیگر آیات) سے دم کیا۔ تو وہ لڑکا اٹھ کھڑا ہوا جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں تھی۔

حدیث نمبر 18:

قال علیه الصلاة والسلام من قرأ فاتحة الكتاب فكانما قرأ التوراة والانجیل والزبور والفرقان

(الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم 13: امام یافعی)

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: جس نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے تورات، زبور، انجیل اور قرآن حکیم کی تلاوت کی۔

حدیث نمبر 19:

وقال علی بن ابی طالب کرم الله وجهه لو شئت لاوقرت سبعین بعیرا من تفسیر فاتحة الکتاب۔ وقال أیضا أم الکتاب هی رأس القرآن و عماده و زروة سنامه و فیها خمسة اسماء وهی الاسماء العظیمة القدر الشریفة فی الاصل و من شرف هذه الاسماء و عظم قدرها ان جعلها الله ام القرآن و جعلها مفتاحا و جعل الصلاة لا تتم الا بها و انما شرفت أم القرآن علی غیرها من السور بهذه الاسماء الخمسة. واعلم ان فیها اسم الله الاعظم الکبیر الاکبر الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی.

(الدر النظیم ص14)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو اس سے ستر اونٹ بھر جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا: سورۃ فاتحہ قرآن کے سر کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ قرآن کا ستون ہے اور قرآن کے کوہان (بلند چوٹی) کی مانند ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے پانچ اسماء ہیں اور یہ پانچوں نام عظیم الشان اور برکت وفضیلت کے حامل ہیں اور یہ ان پانچ رفیع المرتبت اسماء کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الفاتحہ کو قرآن کی بنیاد اور کلید قرار دیا ہے اور اسے نماز کی کاملیت کا سبب بنایا ہے اور سورۃ فاتحہ کو انہیں پانچ اسماء کی برکت سے باقی سورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

جان لو! اس سورۃ میں عظیم اسم اعظم ہے جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور کیا جانے والا سوال پورا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 20:

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت قال علیہ الصلاۃ والسلام: من قال الحمد للہ رب العلمین اربع مرات ثم قال الخامسۃ ناداہ ملك من قبل اللہ من حیث بسمع صوتہ ان اللہ قد اقبل علیك فاسالہ ما شئت (الدر النظیم ص 14)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چار بار الحمد للہ ربّ العٰلمین کہے اور پھر پانچویں بار کہے تو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ اسے آواز دیتا ہے جہاں سے وہ سن سکے، اے بندے! بے شک اللہ تیری طرف متوجہ ہے تو اس سے مانگ جو چاہتا ہے۔

حدیث نمبر 21:

قال علیہ الصلاۃ والسلام من اتی منزلۃ. فقرأ سورۃ الحمد للہ

رب العلمین و سورۃ الاخلاص نفی اللہ عنہ الفقر و کثر خیر بیتہ۔ (الدر النظیم ص14)

حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے گھر میں داخل ہو اور سورۃ فاتحہ و سورۃ اخلاص پڑھے تو اللہ اس کے گھر میں کثیر برکات عطا فرما کے اس کی مفلسی کو دور فرما دیتا ہے۔

حدیث نمبر 22:

وقال علیہ الصلاۃ والسلام: من اخذ ماء المطر و قرأ علیہ فاتحۃ الکتاب سبعین مرۃ و آیۃ الکرسی سبعین مرۃ و قل ھو اللہ احد سبعین مرۃ والمعوذتین سبعین مرۃ والذی نفسی بیدہ ان جبریل علیہ السلام جاء نی و اخبرنی انہ من یشرب من ھذا الماء سبعۃ ایام متوالیۃ فان اللہ سبحانہ و تعالیٰ یدفع عند کل داء فی جسدہ ویعافیہ منہ ویخرج من عروقہ ولحمہ وعظمہ و جمیع اعضائہ (الدر النظیم ص15)

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے بارش کے پانی پر ستر بار فاتحہ الکتاب، ستر بار آیت الکرسی، ستر بار قل ھو اللہ احد اور ستر بار سورۃ فلق اور الناس پڑھ کے دم کیا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جبرئیل امین علیہ السلام نے آ کر مجھے بتایا: کہ جو کوئی اس پانی کو سات دن متواتر پی لے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر مرض سے جو اس کے بدن میں ہے شفا و عافیت دے گا حتیٰ کہ اس مرض کا اثر اس کی رگوں، ہڈیوں، گوشت اور تمام اعضاء سے نکال دے گی۔

علماء فرماتے ہیں: پچھنے لگواتے وقت سات بار سورۃ الفاتحہ پڑھنی چاہئے اس میں عجیب ثمرات ہیں۔

حدیث نمبر 23:

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا قالت: من قرأ یوم الجمعة بعد ما یسلم الامام، أم القرآن و قل ھو اللہ احد والمعوذتین سبعا سبعا حفظ اللہ لہ دینہ ودنیاہ واھلہ و ولدہ الی الجمعة الاخرىٰ (الدر النظیم ص15)

حضرت سیدہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: جو شخص جمعۃ المبارک کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد سورۃ الفاتحہ سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس سات سات بار پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ تک اس کے دین ودنیا اور اہل واولاد کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
جو شخص برتن میں پانی لے کر چالیس بار اس پر الفاتحہ تلاوت کرے اور کسی بیمار کے چہرے پر اس کے چھینٹے دے تو اسے صحت ہوگی اور بخار جاتا رہے گا۔
(الدر النظیم 15)

حدیث نمبر 24:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّ إِبْلِيسَ رَنَّ حِينَ أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ (ابن ابی شیبہ مصنف: طبرانی اوسط: الدر المنثور ج1:20)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے شیطان سورۃ فاتحہ کے نزول پر چیخ چیخ کر رو یا۔

حدیث نمبر 25:

عن أبی زید و کانت لہ صحبة قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی بعض فجاج المدینة فسمع رجلا یتھجد ویقرأ بأم القرآن،

فقام النبی فاستمع حتی ختمها ثم قال: ما فی الأرض مثلها

(اوسط طبرانی تفسیر الدر المنثور للسیوطی 22، ج 1)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک درہ (پہاڑی علاقہ) میں تھا کہ ایک شخص کی آواز آئی جو نماز تہجد میں سورۃ فاتحہ پڑھ رہا تھا۔ حضور علیہ السلام رک گئے اور اس کے ختم کرنے تک سماعت فرماتے رہے اور پھر فرمایا: اس کی مثل روئے زمین پر نہیں''۔

حدیث نمبر 26:

عن رجاء الغنوی قال: قال رسول الله صلی الله علیه و سلم " استشفوا بما حمد الله به نفسه قبل أن یحمده خلقه و بما مدح الله به نفسه. قلنا: وماذاك یا نبی الله؟ قال الحمد لله و قل هو الله أحد فمن لم یشفه القرآن فلا شفاه الله. (الدر المنثور 24)

حضرت رجاء الغنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے ذریعے سے شفا حاصل کرو جس کے ساتھ اللہ نے اپنی حمد کی جبکہ مخلوق میں سے کوئی اس کی حمد کرنے والا نہ تھا اور جس سے اللہ نے اپنی ذات کی تعریف کی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد۔ پس جسے قرآن شفا نہ دے اسے اللہ بھی شفا نہیں دیتا۔

حدیث نمبر 27:

وأخرج أبو عبید عن أبی المنهال سیار بن سلامة أن عمر بن الخطاب سقط علیه رجل من المهاجرین وعمر یتهجد من اللیل یقرأ بفاتحة الکتاب لایزید علیها ویکبر ویسبح ثم یرکع

ويسجد، فلما أصبح الرجل ذكر ذلك لعمر فقال عمر : لأمك لأمك ؛ الويل! أليست تلك صلاة الملائكة ؛ قلت : فيه أن الملائكة أذن لهم فی قراءة الفاتحة فقط.

(الدر المنثور: جلد 1، ص24)

ابومنہال (سیار بن سلامتہ) سے مروی ہے: حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہاجرین میں سے ایک شخص مقیم تھا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تہجد ادا کی۔ سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھا، تکبیر و تسبیحات پڑھ کر رکوع و سجود کرتے رہے جب صبح ہوئی تو اس شخص نے یہ بات دہرائی (یعنی تعجب کا اظہار کیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے......؟ کیا وہ ملائکہ جیسی نماز نہ تھی؟ جیسے میں نے پڑھا (کیونکہ) بلاشبہ فرشتوں کو صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کی اجازت ہے۔

ابن الصلاح فرماتے ہیں: تلاوت قرآن کی خصوصیت سے انسانوں کو نوازا گیا ہے، فرشتے تلاوت نہیں کر سکتے اس لئے وہ انسانوں سے زیادہ قرآن سننے کی خواہش وطلب رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر 28:

عن أبی قلابة رضی الله عنه یرفعه إلی النبی صلی الله علیه و سلم قال : من شهد فاتحة الكتاب حين يستفتح كان كمن شهد فتحا فی سبيل الله ومن شهد حتی تختم كمن شهد الغنائم حتی تقسم (الدر المنثور: جلد 1، ص24)

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کام کے شروع میں سورۃ فاتحہ پڑھی وہ ایسا ہے جیسے راہ خدا میں ہونے والی (جنگ کی) فتح میں شامل ہوا اور جس نے کام مکمل کرنے پر اسے

پڑھا اس شخص کی طرح ہے جو کثیر مال (سارے کا سارا) راہ خدا میں تقسیم کردے۔

حدیث نمبر 29:

عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم " أم القرآن عوض عن غیرها ولیس غیرها عوضا عنها۔

(دارقطنی والحاکم: الدرالمنثور 25)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: سورۃ فاتحہ اپنے ماسوا کا بدل ہے لیکن کوئی اور (وظیفہ) اس کا متبادل نہیں ہوسکتا۔

حدیث نمبر 30:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنی رسول اللہ ﷺ قال کل صلاۃ لا یقرا فیھا بفاتحۃ الکتاب فھی خداع۔

(احمد، البیہقی، الدرالمنثور 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور علیہ السلام نے مجھے حکماً فرمایا ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے ناقص (نامکمل) ہے۔

حدیث نمبر 31:

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ ﷺ انہ قرأ (الحمد) رأس الشکر فما شکر اللہ عبد لا یحمدہ

(مصنف عبدالرزاق: حکیم ترمذی الخطابی والبیہقی فی الادب، والدیلمی فی مسند والثعلبی، الدرالمنثور ج1، 34)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد پڑھی اور فرمایا کہ (حمد) شکر کی بنیاد ہے اس بندے نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔

حدیث نمبر 32:

عن النواس بن سمعان قال : سرقت ناقة رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال " لئن ردها الله لأشكرن ربي فوقعت في حي من أحياء العرب فيهم امرأة مسلمة فوقع في خلدها أن تهرب عليها فرأت من القوم غفلة فقعدت عليها ثم حركتها فصبحت بها المدينة فلما رآها المسلمون فرحوا بها ومشوا بمجيئها حتى أتوا رسول الله فلما رآها قال الحمد لله فانتظروا هل يحدث رسول الله صلى الله عليه و سلم صوما أو صلاة ؛ فظنوا أنه نسي فقالوا : يارسول الله قد كنت قلت لئن ردها الله لأشكرن ربي، قال : ألم أقل الحمد لله ؛ (طبرانی فی الاوسط: الدر المنثور 34)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی چوری ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ اسے واپس لوٹا دے تو میں رب کا شکر ادا کروں گا۔ اتفاق سے اونٹنی عربوں کے ایک ایسے محلے میں پہنچ گئی جہاں ایک مسلمان عورت موجود تھی۔ سو اس عورت کے دل میں آیا کہ اس پر بیٹھ کر فرار ہو جائے آخر وہ اہل علاقہ کو بے خبر پا کر اونٹنی پر سوار ہوئی اور اسے ایڑ لگا دی حتیٰ کہ وہ صبح کے وقت اونٹنی سمیت مدینہ پہنچ گئی۔

جب صحابہ کرام نے اسے دیکھا تو نہایت خوشی کا اظہار کیا اور اسے لے کر آنے والی سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا الحمد للہ: صحابہ کرام منتظر تھے کہ دیکھیں حضور علیہ السلام

روزہ یا نماز میں سے کس کے بارے میں فرماتے ہیں: کچھ انتظار کے بعد انہوں نے گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھول رہے ہیں۔ کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے تو فرمایا تھا کہ اللہ اونٹنی واپس دلا دے تو میں شکرانہ ادا کروں گا۔

قال: الم اقل (الحمد لله)؟ فرمایا کیا میں نے کہا نہیں الحمد للہ۔

حدیث نمبر 33:

عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما أنعم الله علی عبد نعمة فقال: الحمد لله. إلا كان الذی أعطی أفضل مما أخذ (سنن ابن ماجہ 1250۔ جلد نمبر 2۔ البیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو نعمت عطا کرتا ہے اور بندہ اس پر کہتا ہے ''الحمد للہ'' تو ہر عطا ہونے والی نعمت سے اس کا یہ کہنا افضل ہے۔

حدیث نمبر 34:

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: أفضل الذكر لا إله إلا الله. وأفضل الدعاء الحمد لله

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ 1249/2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

حدیث نمبر 35:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: كل أمر ذی

بال لا يبدأ فيه بالحمد، أقطع.

(سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ: ج ا، رقم 1894)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر اہم کام جو اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے بے برکت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 36:

عن عبدالله بن عمر، أن عبداً من عباد الله قال: يا رب، لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك، ولعظيم سلطانك، فعضلت بالملكين، فلم يدريا كيف يكتبانها، فصعدا إلى السماء، فقالا: يا ربنا، إن عبدك قد قال مقالة لا ندري كيف نكتبها، قال الله عز وجل، وهو أعلم بما قال عبده: ماذا قال عبدي؟ قالا: يا رب، إنه قال: يا رب، لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك، وعظيم سلطانك، فقال الله عز وجل لهما: اكتباها كما قال عبدي، حتى يلقاني فأجزيه بها۔

(سنن ابن ماجہ: ص 1249 جلد ثانی، رقم الحدیث: 3801! ریاض الجنۃ 43)

طبرانی حضرت عمر اور ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا:

يارب، لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك، ولعظيم سلطانك

اے رب! تیری وہ حمد ہے جو تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم سلطنت کے شایان شان ہو۔

تو دو فرشتے اس ثواب کا احاطہ کرنے سے عاجز رہے اور شفا انھیں سمجھ نہ آئی کہ اسے کیسے لکھیں؟ آخر وہ آسمانوں کی طرف عروج کر گئے اور عرض کہ اے

ہمارے رب تیرے ایک بندے نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی اُسے کیسے لکھیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے، میرے بندے نے کیا کہا تھا؟

دونوں فرشتے عرض کرتے ہیں۔ مولا! اس نے کہا تھا:

یارب، لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك، ولعظيم سلطانك

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا: جیسے میرے بندے نے کہا ویسے ہی لکھ دو جب وہ مجھ سے آ کر ملے گا میں اس کا اجر خود دوں گا۔

حدیث نمبر 37:

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: إذا عطس أحدكم فقال الحمد لله قال الملك: رب العالمين فإذا قال رب العالمين قال الملك يرحمك الله۔ (ادب المفرد، الدر المنثور، 35)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب تم میں سے کوئی چھینک کر الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے ربّ العٰلمین اور جب وہ الحمد للہ ربّ العٰلمین کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے یرحمک اللہ! اللہ تجھ پر رحم کرے۔

حدیث نمبر 38:

عن ابي هريرة رضی الله عنه: ان رسول اللهﷺ قال: إذا أمن الإمام فأمنوا فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو! بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں

ہے جب تم (فرش پر) آمین کہتے ہو تو فرشتے آسمانوں میں آمین کہتے ہیں۔

حدیث نمبر 39:

عن ابن عباس قال: قال رسول اللهﷺ: ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فأکثروا من قول آمین.

(سنن ابن ماجہ: ج 1 رقم حدیث 857)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودی کسی چیز پر تم سے اتنا حسد نہیں کرتے جتنا آمین کہنے پر کرتے ہیں پس تم کثرت سے آمین کہا کرو۔

حدیث نمبر 40:

عن انس قال: قال رسول اللهﷺ (من قرأ بسم الله الرحمن الرحیم) "ثم قرأ فاتحة الکتاب، ثم قال آمین، لم یبق فی السماء ملك مقرب الا استغفرله"

(اخرج الدیلمی فی مسندہ: الدر المنثور 45)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے بسم اللہ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی پھر آمین کہا، آسمانوں میں کوئی مقرب فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو اس کیلئے بخشش کی دعا نہ کرے۔

☆☆☆

''متفرق مسائل''

آمین کا معنی ہے ''اللھم استجب'' اے اللہ قبول فرما!

دوسرا مطلب ہے ''رب افعل'' اے رب ایسا ہی کر دے

آمین بھی ایک دعا ہے اور دعا میں فضیلت اخفاء کو ہے، جیسا کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ادعوا ربکم تضرعًا وخفیۃ... الخ'' (اپنے رب کو آہستہ اور گڑگڑا کر پکارو)

قرآن پاک سارا ہی سرچشمہ شفا ورحمت ہے اور خصوصاً سورۃ فاتحہ الطاف وعنایات کا بحر بیکراں ہے۔ رب کائنات کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ قرآن اور حامل وحی قرآن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہماری دینی ودنیاوی مشکلات کو حل فرمائے۔ آمین۔

زیر نظر رسالہ ''فضائل وبرکات سورۃ الفاتحہ'' اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترتیب دے کر شائع کیا جا رہا ہے کہ اہل ایمان اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی قرآن حکیم سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے ہوئے ہر دینی ودنیاوی مشکل کے حل کیلئے اس منبع رشد وھدایت اور بحر جود وعطا کی طرف رجوع کریں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری خطبات میں اپنی امت کو یہ پیغام دیا تھا:

انی تارك فیکم مان تمسکتم به لن تضلو بعدی احدھما اعظم من الاخر. کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتیٰ یردا علیٰ الحوض فانظروا کیف تخلفو نی فیھما

میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس سے وابستہ رہو گے تو گمراہ

نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ اللہ کی کتاب ''قرآن'' آسمان سے زمین پر لٹکتی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے ''اہل بیت'' یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے تو دیکھنا تم نے میرے بعد ان سے کیسا نباہ کیا۔

(ترمذی 2/219)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ماخذ و مراجع

اس مختصر رسالے کی ترتیب و تحریر کیلئے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

1- قرآن پاک

2- تفسیر ابن کثیر: امام ابو الفدا اسماعیل ابن کثیر دمشقی (متوفی/م 774ء) مطبوعہ کراچی۔

3- تفسیر الدر المنثور فی التفسیر الماثور: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ بیروت۔لبنان۔

4- تفسیر مظہری: قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م 1225ھ) مطبوعہ کوئٹہ (پاکستان)

5- الجامع الصحیح: محمد بن اسماعیل بخاری، امام مطبوعہ کراچی۔

6- الجامع الصحیح: مسلم بن حجاج، امام...... مطبوعہ کراچی۔

7- مشکوٰۃ المصابیح: ولی الدین خطیب تبریزی مطبوعہ کراچی۔

8- عمل الیوم واللیلۃ: ابوبکر بن السنی (م 364ھ) مطبع نور محمد کراچی۔

9- الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم: ابو محمد عبد اللہ الیافعی مطبوعہ کوئٹہ۔

10- تفسیر ام الکتاب: علامہ محمد نور بخش توکلی، مطبوعہ لاہور، نوری کتب خانہ۔

11- واضح البیان فی تفسیر ام القرآن: محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (مطبوعہ سیالکوٹ)

12- فضائل القرآن: قاسم بن سلام ابی عبید الامام 286ھ بیروت۔لبنان۔

13- الاتقان فی علوم القرآن: جلال الدین سیوطی امام مطبوعہ سہیل اکیڈمی۔لاہور۔

14- سنن ابن ماجہ: ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی مطبوعہ بیروت۔لبنان۔

☆☆☆

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء: ۸۲)

ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

"کتاب الذهب الابریز فی اسرار خواص کتاب اللہ العزیز"

تالیف: حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

(۴۵۰ھ-۵۵۵ھ)

ترجمہ بنام

خواص القرآن

مترجم

علامہ محمد شہزاد مجددی

دار الاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی)، لاہور

پیش گفتار

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

قرآن پاک ظاہری اور باطنی امراض کے لیے شفا ہے۔ قرآن پاک کتاب زندہ ہے اور لازوال و بے شمار حکمتوں سے معمور صحیفہ، مقدسہ، نسخہ کیمیاء ہے۔ بنی نوع انسان کو پیش آنے والے جملہ مسائل کا حل اسی کتاب روشن میں موجود ہے۔

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ"۔ (الانعام:59)

ترجمہ: اور نہیں کوئی خشک وتر جو اس کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔

قرآن شفا و رحمت بھی ہے اور نور و حکمت بھی، مومنین کے لیے اس میں رحمت اور حکمت کا سامان موجود ہے جبکہ ظالمین کے لیے یہ خسارہ میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ یعنی اس کی ہدایات وتعلیمات کی پیروی نہ کرنیوالے گھاٹا کھاتے ہیں۔ جبکہ قلبی بیماروں کے لیے یہ شفاء کامافی الصدور ہے۔

ائمہ امت نے قرآن پاک کے اس شفائیہ پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے خصوص اہتمام کیا، اور اس موضوع پر انتہائی گراں قدر اور دقیق تصانیف وتالیف کا ذخیرہ بہم پہنچایا ہے۔ خواص القرآن بھی اسی ذخیرہ علمی سے ماخوذ انتہائی نادر و نایاب رسالہ ہے۔ جو آیات قرآنی کے خواص وتاثرات پر مبنی ہے اور امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نگارشات قلم کا شاہکار ہے۔

افسوس آج امت مسلمہ اس سرچشمۂ صحت وشفا سے جیسا کہ حق ہے مستفید نہیں ہو پا رہی اور اس حقیقی ''دارالشفا'' کو چھوڑ کر دیگر تمام مادی ذرائع اور اسباب اختیار کر رہی ہے پیش نظر کاوش ایسے ہی مریضوں کو شافی الامراض کی طرف متوجہ کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے۔ اللہ تعالی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر عز وشرف عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی سیّدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم

حضرت شیخ الفقیہ، الامام، علامہ، حجۃ الاسلام، زین الدین

ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی، رحمہ اللہ علیہ و ارضاہ

وجعل الجنۃ محلہ وماواہ

(اللہ تعالیٰ ان کا ٹھکانہ اور کاشانہ جنت کو بنائے۔ آمین)

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو بہترین صفات سے متصف اور جلال و جمال والا ہے۔ وہی ہے جس نے انسان کو چکنی اور کھنکتی مٹی سے پیدا کیا اور وہی مخلوق کو بلندی و پستی اور ہدایت و گمراہی کے مراحل سے گزارنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے گمراہ کردے تو اسے سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی اور سنبھالنے والا نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا، لاشریک اور عظمت و کبریائی والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقینا ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور حق بات کہنے والے رسول ہیں۔

وصلی اللہ علی سیّدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم تسلیماً کثیراً

حمد و صلاۃ کے بعد!

صدوثوق مقدس علوم کے طالبین پر واضح ہو کہ ان کے لیے آیات قرآنی کے رازوں کے وہ خواص بیان کیے جارہے ہیں جن کو ائمہ و علمائے امت نے مصائب و آلام میں مجرّب پایا، ان کی برکات کا مشاہدہ کیا اور ان آیات کو اپنا وظیفہ بنا کر خود بھی نفع اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ انھیں بہترین اجر سے نوازے، اور انھیں بلند مراتب و درجات

اوراعزاز واکرام سے سرفراز فرمائے۔(آمین)

سومیں نے اس (رسالہ) کواسی نہج پر رکھا ہے جوان علماء سے منقول ہے اوراس کے علاوہ کسی اور پر مدار نہیں رکھا، اوراس سے میرا مقصد محض مسلمانوں کا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خالص اپنی رضا کے لیے بنائے۔ جو جنات النعیم میں داخلے کا سبب ہو۔(آمین)

میں نے اس کا عنوان ''الذہب الابریز فی اسرار خواص کتاب اللہ العزیز'' (کتاب الٰہی کے رازوں کی خصوصیات میں گندھا ہوا سونا) رکھا اوراس میں اختصار کوملحوظ خاطر رکھا ہے۔ آیات قرآنی کی خصوصیات (تائیدات) کوثقہ علماء کے اقوال سے ثابت کیا ہے اوراللہ کریم پر ہی میں بھروسہ کرتا ہوں۔

(باب ما ذکر فی برھان الاحرف التی فی اوائل السور)

قرآنی سورتوں کے ابتدائی الفاظ (حروف مقطعات) کے خواص

حضرت ابن وھب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جبری بیعت، زبردستی طلاق اور غلام کی جبری آزادی واقع نہیں ہوتی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں بنوعباس کی طرف سے مقررہ گورنر کوایک شخص نے بتایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے رہ ورسم رکھتے ہیں اوروہ یہ فتوی بھی دیتے ہیں کہ مجبور شخص سے لی گئی بیعت واقع نہیں ہوتی۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ خلافت سوائے آل علی رضی اللہ عنہ کے کسی اور کا حق نہیں ہے۔

وہ گورنرامام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا: مجھے آپ کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ آپ یہ فتوی دیتے ہیں کہ مجبوری کی حالت میں کئے جانے والے معاملات واقع نہیں ہوتے اوراس سے آپ کا ارادہ ہمارے حق کوآل علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے مقابلہ میں

باطل کرنا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "لا طلاق فی اغلاق" زبردستی کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس سے مراد جبر ہے۔ تو کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو ترک کر دوں۔ تب تو میں گمراہ ہو جاؤں اور اہل ہدایت میں سے نہ رہوں گا۔

گورنر نے دھمکی دیتے ہوئے کہا: اس روش سے ہٹ جا، یہی تیرے لیے بہتر ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں رجوع نہیں کروں گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ "لا یلزم حکم ما اکرہ علیہ الانسان" ترجمہ: انسان جس چیز پر مجبور کیا جائے تو اس پر حکم لازم نہیں آتا۔

چنانچہ گورنر نے امیر المومنین ہارون الرشید کی طرف شکایت لکھ کر اسے معاملے سے آگاہ کیا، سو ہارون الرشید مدینہ منورہ پہنچا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پر شدید غضب ناک ہوا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں خود کو بند کر کے بیٹھ گئے اور باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ ہارون الرشید نے آپ کو دربار میں حاضری کا پیغام بھیجا لیکن آپ حاضر بھی نہ ہوئے، چنانچہ اس بات پر وہ مزید غصے میں آیا، اور خود چل کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر آیا ہارون کے سپاہی نے صدا لگائی۔ اے ابو عبداللہ! امیر المومنین ہارون الرشید دروازے پر کھڑے ہیں تم پر ان کی اطاعت لازم ہے اور نافرمانی حرام ہے۔ کافی دیر تک آپ نے دروازہ نہ کھولا، آخر دروازہ کھولا اور ان دو کلمات (کھیعص اور حمعسق) کے ہر حرف کو اپنی دس انگلیوں پر پڑھ کر ایک ایک کر کے بند کر لیا، دائیں طرف سے "کھیعص" اور بائیں طرف سے "حمعسق" اور پھر امیر المومنین ہارون الرشید کے رو برو ہو کر ان انگلیوں کو کھول دیا، اور گفتگو کا آغاز کیا اور کمال کرامت سے اس کا سامنا کیا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا۔ اے ابو عبداللہ! جب تم نہیں آئے تو ہم آ گئے اور اب ہم آ ہی گئے ہیں تو تم ہم سے چھپ گئے۔ مجھے میرے گورنر نے تمہارے اور اس کے مابین ہونے والے معاملے سے

آگاہ کیا ہے۔ پس میں اس کے معاملے میں آپ کو اختیار دیتا ہوں، جیسا سلوک چاہو اس کے ساتھ کرو۔ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں آپ کی خاطر اس کو معاف کرتا ہوں۔ یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حکام، امراء اور جس سے کوئی خوف ہو اس کے سامنے جانے سے پہلے انگلیوں پر ان حروف کو پڑھ کر انگلیاں بند کر لینا ان حروف کے خاص اسرار میں سے ہے۔ اور یہ حروف اس کے جواب کو نرم اور رویے کو ملائم کرنے میں مجرب ہیں۔

اہل اقتدار و حکام سے ملتے وقت پڑھی جانے والی آیت کریمہ

حضرت عبداللہ بن عبدالحکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: خلیفہ ہارون الرشید نے ابوعبداللہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اپنے دربار میں حاضری کا پیغام بھیجا، جب آپ خلیفہ کے دربار میں پہنچے تو پڑھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم. رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ"۔(الاسراء:۸۰)
ترجمہ: اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر۔

خلیفہ نے آپ کا والہانہ استقبال کیا اور آپ کا خوب اعزاز واکرام فرمایا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اس دربار میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مصاحب خاص قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ کے بالکل ساتھ تشریف فرما ہیں اور خلیفہ کے دوسری جانب ان کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: اے امیر المومنین! میں کہاں بیٹھوں؟ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے (مفہوم حدیث) تو خلیفہ نے کہا: اس جگہ اور پھر آپ کو اپنی دائیں جانب اپنے اور اپنے بیٹے کے مابین بیٹھایا اور کہا: اے ابو عبداللہ! تمہارے اور میرے بیٹے کے سوا کوئی انسان اس مقام پر نہیں بیٹھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ کو جواب دیا: آپ بابرکت اور مقدس درخت کی شاخ ہیں سو آپ سے پاکیزگی کے سوا کسی اور چیز کا امکان نہیں ہے۔

یہ معاملہ نرم گوئی اور آپ کو بلند مقام پر باعزت بیٹھایا جانا، اس آیت کریمہ کی

خصوصیات میں سے تھا۔

صاحبان اقتدار کی ملاقات اور حاجات کے حصول کے لیے قرآنی نسخہ

حضرت یوسف بن یحییٰ ابو یعقوب البویطی (۲۳۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں: جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مصر پہنچے تو لوگوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا اور ہر ایک کی تمنا تھی کہ آپ اس کے ہاں قیام فرما ہوں۔ یہاں تک کہ والی مصر کا محافظ ان کے پاس آیا اور انھیں امیر مصر کے ہاں قیام کی دعوت پیش کی، چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسکے ساتھ شاہی دربار کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ قیام گاہ میں داخل ہوئے تو پڑھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (المومنون: ۹۸،۹۷)

ترجمہ: اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب تیری پناہ شیطان کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

تو امیر آپ کے احترام میں کھڑا ہوا اور تعظیم بجالایا، پھر آپ کو صدر مجلس کی جگہ بٹھایا اور تحفے تحائف پیش کیے، حالاں کہ اس سے پہلے وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ٹیکس وصول کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن جب آپ اس آیت کریمہ کے ساتھ اس کے رو برو ہوئے تو اس کا لہجہ نرم ہو گیا اور بغیر مانگے ہی اس نے آپ کو نذرانے پیش کیے۔

حفظ قرآن اور تمام علوم کے لیے مجرب آیہ کریمہ

حضرت ہشام بن الکلبی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں: میرا بیٹا قرآن کا طالب علم تھا وہ جو کچھ بھی اس میں سے پڑھتا بھول جاتا تھا۔ میں نے خواب میں ایک کہنے والے کو دیکھا جو مجھے کہہ رہا تھا: ایک صاف ستھرے برتن میں یہ لکھو:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" اَلرَّحْمٰنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (2) خَلَقَ

الْاِنْسَانَ [3] عَلَّمَهُ الْبَیَانَ [4] اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ [5]
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰن[6]"۔ (الرحمٰن:۶۔۱)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کوعلم سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، اور ما کان وما یکون کا بیان سکھایا، سورج اور چاند حساب سے ہیں اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں۔

"لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ۔ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ"۔ (القیامہ:۱۶۔۱۹)

ترجمہ: جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس کی اتباع کرو۔ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

"بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ۔ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔"۔ (البروج:۲۱۔۲۲)

ترجمہ: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے۔ لوح محفوظ میں۔

پھر اس میں آب زم زم ڈال کر اپنے بیٹے کو پلاؤ وہ قرآن اور دیگر علوم کا حافظ بن جائے گا۔

جابروں کا سامنا کرنے، اموال کی حفاظت، مشکلات ومصائب میں ثابت قدمی، تائید غیبی، برکت رزق اور خشکی و تری میں سفر کے لیے حروف مقطعات کے خواص

حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حروف قرآنی سورتوں کی ابتدا میں آئے ہیں: اور وہ یہ ہیں: "الم، الم، المص، الر، الر، الر، المر، الر، الر، کھیعص، طہ، طسم، طس، طسم، الم، الم، الم، الم، یس، ص، حم، حم، حم عسق، حم، حم، حم، حم، ق، ن"

اہل نظر کہتے ہیں کہ یہ سب حروف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کمی بیشی سے حفاظت کے لیے رکھے ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" (الحجر:۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

بعض علما نے بیان کیا ہے کہ وہ ایک ایسی تحریر سے آگاہ ہوئے جس میں مسطور تھا: حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ ان حروف کو اپنے مال واسباب پر لکھا کرتے تھے تو وہ اس کی برکت سے محفوظ رہتا تھا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ یوں پڑھا کرتے تھے:

"اللهم احفظ امة محمد ﷺ بالنصر والتائيد بحق القرآن المجيد. ن. وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ" (القلم:۱)

کیونکہ اس آیت میں جانوں کی حفاظت کا خاصہ تھا۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب وہ بنو حنیفہ کی قید میں آئے تو انہوں نے پڑھا: "حم. لا ینصرون"

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کلمات کو بعض غزوات میں مسلمانوں کے شعائر (وظیفہ) کے طور پر رائج کیا تھا۔ اور فرمایا تھا: سب پڑھو! "حم لا ینصرون" اور اس مضمون پر مبنی ایک شعر بھی پڑھا، صحیح بخاری میں منقول ہے:

يذكرني حم والرمح شاجر
فهلا تلا حم قبل التقدم

ترجمہ: وہ مجھے "حم" اس وقت یاد دلا رہا ہے جبکہ نیزہ نیزے سے ٹکرانے والا ہے تو اس نے "حم لا ینصرون" لڑائی شروع ہونے سے پہلے کیوں نہیں پڑھا۔

مجھے موصل کے ایک شخص نے بتایا: امام الکیال رحمۃ اللہ علیہ جب دریائے دجلہ میں سفر کرتے تو ان حروف کو پڑھتے جو قرآنی سورتوں کی ابتدا میں ہیں۔ جب ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کلمات جس مقام پر رکھے جائیں یا خشکی وتری میں پڑھے جائیں تو پڑھنے والا اور اس کا مال واولاد شب وروز محفوظ رہیں گے اور اس کی جان بھی غرق اور ضائع ہونے سے محفوظ رہے گی۔

اور بعض اولیاء کرام نے فرمایا ہے۔ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ پر ۔ حٰمٓ [1] عٓسٓقٓ [2] كَذٰلِكَ يُوحِيٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ [3] (الشوریٰ: ۱۔۳)

ترجمہ: حٰمٓ عٓسٓقٓ یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور اگلوں کی طرف اللہ عزت وحکمت والا۔

آیا تشریف نازل ہوئیں تو میں نے سمجھ لیا کہ اس میں اللہ کے رازوں میں سے کوئی راز ہے، لہذا میں نے اسے مشکلات ومصائب میں اپنی ڈھال بنالیا تو میں نوازا گیا اور محفوظ رکھا گیا۔

ان ابتدائی حروف مقطعات کے بارے میں بعض شارحین نے بیان کیا ہے کہ یہ حروف اٹھائیس (۲۸) ہیں ان میں سے آدھے حروف نورانی اور آدھے ظلمانی ہیں کہتے ہیں: ''الف . حا . صاد . سین. کاف . عین . طاء. فاء . را . نون . میم .لام. یاء ، حروف ظلماتی ہیں۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض حروف بتوں کی پیشانیوں پر رقم کئے جاتے تھے جن کے سبب بنی نوع انسان ان کے آگے عبادت کے لیے جھکتے اور مقتدرہ رسوم بجالاتے تھے، اور یہ حروف انہوں نے انبیاء کرام سے دیگر واضح حکیمانہ امور اور شادی وبیاہ کے معاملات کی طرح حاصل کرر کھے تھے۔

بعض عرفاء صلحاء نے بیان کیا ہے: جب ہم سفر کا ارادہ کرتے تو ان حروف مقطعات کو

لکھ کر پاس رکھ لیا کرتے تھے اور انھیں حرز جاں بنایا کرتے تھے، تو جو کوئی بھی اس بارے میں پوچھتا تو ہم اسے جواب دیتے کہ ہم نے ان کی برکات کا مشاہدہ کیا ہے اور اللہ تعالی انکی برکت سے ہماری حفاظت فرماتا ہے اور ہم سے دشمن، ڈاکو، موذی سانپ، بچھو، درندے اور زہریلے کیڑوں کو دور رکھتا ہے، یہاں تک کہ ہم خیریت سے اپنی منزل کی طرف واپس لوٹ آتے، اور ہم نے کامل یقین کے ساتھ جان لیا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

آسیب سے نجات کے لیے مجرب نسخہ

ایک صالح بزرگ نے بیان کیا: ایک لونڈی کو حاجت ہوئی تو اس نے رات کے وقت کسی نامناسب جگہ پر پیشاب کر دیا اور وہیں جکڑی گئی تو ان بزرگ نے اس کے پاس جا کر پڑھا۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . المص . طٰهٰ . طٰسٓمٓ . كٓهٰيٰعٓصٓ . يٰسٓ . والقرآن الحکیم . حٰمٓ عٓسٓقٓ . نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ تو اس پر سے سارا اثر جاتا رہا اور دوبارہ آسیب اس کی طرف نہیں آیا۔

حروف مقطعات کی فضیلت میں مزید روایات

خصوصاً داڑھ درد کے لیے*

روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص داڑھ درد کا عمل کیا کرتا تھا مگر کسی دوسرے کو وہ عمل سکھانے میں بخل سے کام لیتا تھے جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے پاس موجود

* علامہ ابن القیم، زاد المعاد: 181/3، "طب نبوی" ص 486، میں رقمطراز ہیں۔ درج ذیل آیات کریمہ داڑھ درد والے انسان کے اس گال پر لکھی جائیں جہاں درد ہو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:
قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ" (الملک: ٢٣)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الانعام: ١٣)

شخص سے کہا: جلدی سے مجھے قلم دوات اور کاغذ دو تاکہ میں تمہیں وہ عمل لکھ دوں جو میں داڑھ درد کے لیے کیا کرتا تھا تاکہ خلق خدا کو نفع پہنچے اور میں علم کو چھپانے کے گناہ سے رہائی پا سکوں، کیونکہ جس شخص نے بیمار سے اس کے علاج کا علم چھپایا، اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالے گا۔

تو جب بھی تو کسی کو اس مرض میں مبتلا پائے تو اسے ان درج ذیل حروف کا دم کر دیا کر۔

المص۔ طسم۔ کھیعص۔ حم۔ عسق۔ اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم۔ اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَهۡرِه (الشوریٰ:۳۳) وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

(الانعام: ۱۳)

سورۃ فاتحہ سے جملہ امراض کا علاج

صحیح بخاری میں منقول ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر ٹھہری تو قبیلہ والوں نے ان کی میزبانی سے انکار کیا۔ اسی اثنا میں ان کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، تو اس قبیلہ کے لوگوں نے صحابہ کرام کی جماعت سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی منتر جاننے والا ہے تو صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا: ہم بلا اجرت دم جھاڑ نہیں کرتے، تو اہل قبیلہ نے انھیں کچھ بکریاں دے دیں چنانچہ وہ آئے اور سردار کو سورۃ فاتحہ کا دم کر کے اس پر لعاب ڈالا، تو وہ ایسے ہو گیا جیسے رسی سے جکڑا ہوا آزاد ہو گیا ہو۔ بعد ازاں صحابہ کرام نے باہم طے کیا: خدا کی قسم! ہم ان بکریوں میں سے اس وقت تک کچھ نہ کھائیں گے جب تک اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس نے بتایا کہ یہ جھاڑنے والی ہے کھاؤ اس میں سے اور میرا حصہ بھی نکالو۔

(بخاری: ۲۲۷۶، مسلم: ۲۲۰۱، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان: ۶۰۷۹، عمل الیوم واللیلۃ: ص ۲۹۶، ابن السنی: رقم ۶۳۶)

(آیت الکرسی کی خاصیت)

جنات وشیاطین سے حفاظت کے لیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر معمور کیا، ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑلیا، میں نے اس سے کہا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا، وہ بولا: میں ضرورت مند ہوں، میرے بال بچے بھی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نے اپنے بال بچوں اور ضرورت کی شکایت کی، مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا، عنقریب وہ دوبارہ آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میں اس کی گھات میں رہا وہ ہی ہوا وہ آیا اور اناج اٹھانے لگا، میں نے اس سے کہا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا تو وہ بولا: مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میں ضرورت مند ہوں میرے بال بچے ہیں، میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دوبارہ دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات والے قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اپنے بال بچوں اور اپنی ضرورت کی شکایت کر رہا تھا۔ مجھے اس رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا وہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تیسری بار اس کی گھات میں رہا، اور وہ پھر آیا جب وہ غلہ اٹھا کر جانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑلیا اور کہا: اب تو میں ضرور تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں

گا، تم یہ کہتے ہو کہ تم یہ دوبارہ نہیں کرو گے لیکن پھر کرتے ہو۔ وہ شخص بولا: آپ مجھے چھوڑ دیں، میں آپ کو کچھ کلمات سکھاتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے آپ کو نفع عطا فرمائے گا۔ میں نے دریافت کیا وہ کون سے کلمات ہیں۔

وہ شخص بولا: جب آپ بستر پر جائیں اور آیت الکرسی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا آپ کے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہیں آسکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا اس وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے ہیں، میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کے آخر تک پڑھ لیا کرو، اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والا معمور ہوگا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا لیکن وہ جھوٹا ہے۔ تم جانتے ہو کہ تین دن سے تم کسے مخاطب کررہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث صحیح سے شیطان کو حالت بیداری میں دیکھنا اور اس کا آیت کی تعلیم دینا ثابت ہوتا ہے۔ بیداری سے یہاں مراد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور قرآن کا برہان ہونا ہے۔

آیت الکرسی کا سر درد کی بیماری کے لیے شفا ہونا اور اس معاملہ میں اس کی خصوصیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کررہے تھے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس

ایک ٹوپی ہے جسے وہ اپنے ہاں بیمار ہونے والے کسی شخص کے سر پر رکھتا ہے تو وہ صحت یاب ہوجاتا ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیرت کا اظہار فرمایا اور اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: نجاشی کو خط لکھیں تو انہوں نے یہ تحریر نجاشی کی طرف روانہ کی۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم . من محمد بن عبدالله الى النجاشى (ملك الحبشه) اما بعد .فقد بلغنى ان فى مملكتك قلنسوة اذا مرض احدكم ووضعت على راسه يبرأ فاذا قرأت كتابى فانفذها .الى والسلام.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام: مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہاری سلطنت میں ایک ٹوپی ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ ٹوپی اس کے سر پر رکھی جاتی ہے جس سے وہ صحت یاب ہوجاتا ہے جونہی تم میرا یہ خط پڑھو تو وہ ٹوپی میری طرف روانہ کردو۔ والسلام

پس جب یہ مکتوب گرامی نجاشی کے پاس پہنچا تو اس نے اسے بوسہ دیا اور کہا: تعمیل ارشاد اور اطاعت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے اور خط اور ٹوپی کو حسب ارشاد روانہ کردیا، جب یہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی، جو ایک سیاہ رنگ کے کپڑے میں سلی ہوئی تھی اور اس میں جوابی خط بھی ملفوف (لپٹا) تھا۔ اس نے اپنے خط میں لکھا تھا:

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جو ٹوپی کے بارے مضمون پر مشتمل تھا، میرے لیے اس ٹوپی کو روانہ کرنا کافی گراں تھا، سوائے اس کے کہ میں اسے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر قربان کردوں۔ ہمیں یہ ٹوپی آپ کی بعثت سے بہت پہلے زمانہ سے وراثت میں ملی ہے۔

بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس ٹوپی کو کسی بیمار کے سر پر رکھو جب یہ ٹوپی مریض کے سر پر رکھی گئی تو وہ فوراً صحت یاب ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس ٹوپی کو پھاڑو تو اس میں سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس کا عربی ترجمہ کیا گیا تو وہ کچھ یوں تھا۔

"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ الله الملك الحق المبين" شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ" (آل عمران:۱۸)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جو بادشاہ حقیقی اور واضح ترین حقیقت ہے۔ شہادت دی اللہ تعالیٰ نے (اس بات کی کہ) بے شک نہیں کوئی معبود سوائے اس کے اور یہی گواہی دی فرشتوں نے اور اہل علم نے (ان سب نے یہ بھی گواہی دی کہ وہ) قائم فرمانے والا ہے۔ عدل وانصاف کو نہیں کوئی معبود سوائے اس کے کہ جو عزت والا حکمت والا ہے۔

"نور و حكمة. وبرهان وحول و قوة و قدرة و سلطان قائم لا ينام"
"الله لا اله الا هو رب العرش العظيم" (النمل:۲۶)

ترجمہ: جو نور اور حکمت ہے اور جو سب سے بڑی دلیل اور قوت و طاقت کا مالک ہے اور ہر قسم کی قدرت رکھنے والا حاکم قائم ہے جو نیند سے پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

"لا اله الا الله آدم صفوة الله. الا اله الا الله ابراهيم خليل الله. لا اله الا الله موسى كليم الله. لا اله الا الله عيسى روح الله. الا اله لا الله محمد حبيب الله و رسوله"" اسكن يا ألم بالذى"

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آدم علیہ السلام اللہ کا انتخاب ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراھیم اللہ کے خلیل ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب

اور رسول ہیں۔ ''اے مرض رک جا اس ذات کے واسطے''

اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ (الشوریٰ:۳۳)

ترجمہ: اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پس وہ رکے رہیں سمندر کی پشت پر، بے شک اس میں اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں کمال درجہ صبر کرنے والے کے لیے۔

"اسکن بالذی سکن لہ ما فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم"

ترجمہ: ساکن ہو جا اس ذات کے واسطے کہ جس کے لیے جو کچھ شب و روز میں ہے ساکن ہے اور وہی سب سے بڑھ کر سننے والا اور جاننے والا ہے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ "(البقرۃ:۲۵۵)

ترجمہ: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

آیت الکرسی سے بخار کا علاج

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں تھے عیسائیوں کے کلیسا کے نزدیک بیمار پڑ گئے تو ایک راہب کلیسا سے نکل کر ان کے پاس آیا اور پوچھا: آپ کو کیا بیماری ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے بخار ہے تو اس راہب نے انھیں ایک ٹوپی دی جسے سر پر پہنتے ہی ان کی تکلیف جاتی رہی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اس ٹوپی کو پھاڑ و، جب لوگوں نے اس ٹوپی کو پھاڑا تو اس میں سے ایک بوسیدہ کاغذ برآمد ہوا جس پر یہ عبارت تحریر تھی۔

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "الله و بالله . وهذا من عبدالله . ولا اله الا الله آمنت بالله و رسوله و كتبه واليوم الاخر . ان ربكم الله الذى خلق السموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش يغشى الليل والنهار يطلبه حثيثا (الاعراف:۵۴)

اشف أنت الشافى لا شافى سواك . اللهم اشف شفاء ال يغادر سقما . يا الله . يا الله . يا الله"

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ اور اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ اور یہ منجانب اللہ ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی کتابوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہوں۔ بے شک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر (جیسا کہ اس کی شان ہے) مستوی ہوا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے بھاگا چلا آتا ہے۔

اے اللہ تو شفا دینے والا ہے، شفا عطا فرماتا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، اے اللہ ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی مرض باقی نہ رہے۔ اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ۔

حالت سجدہ میں دعا مانگنے کی خاصیت

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم میں سے کسی کو کوئی پریشانی یا حاجت ہو تو وہ سجدہ کرے اور حالت سجدہ میں یہ دعا پڑھے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ. وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(آل عمران:۲۶،۲۷)

ترجمہ: یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے، اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

پھر کہے:

یا اللہ یا اللہ یا اللہ. انت اللہ الذی لا الٰہ الا أنت. یا اللہ یا اللہ یا اللہ. أنت اللہ انت وحدك لا شريك لك. تجبّرت أن يكون لك ولد. و تعاليت أن يكون لك شريك. و تَعَاظَمتَ أن يكون لك. و قهرت أن يكون لك ضد. و تكرمت ان يكون لك وزير. يا اللہ يا اللہ يا اللہ انت اللہ الذى خلقك. تنزهت ونزهت جميع خلقك لا عين تراك و لا يدركك بصر يا اللہ يا اللہ يا اللہ اقض حاجتى اور حاجت کا نام لے تو اس کی حاجت روا ہو جائے گی۔حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مستند و مجرب ہے۔

ردِ سحر کا قرآنی نسخہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے اور آپ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ مجھ پر جادو ہو گیا اور میرے ہاتھ پاؤں جڑ گئے تو میں نے سورۃ الحشر کی یہ آیات پڑھیں اور اپنے ہاتھوں پر پھونکا اور ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیر لیا تو مجھے یوں لگا جیسے میں کسی بندش سے آزاد ہو گیا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۚ (الحشر: ۲۲، ۲۳، ۲۴)

بخار کا قرآنی علاج

حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کاغذ کے ایک ٹکڑے پر درج ذیل آیات لکھ کر مریض کے جسم پر پھیریں۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۔ (النساء: ۲۸)

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ (الانفال: ٦٦)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (البقرة: ۱۷۸)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں یہ تعویذ لکھ کر مریض پر پھیرتا ہوں تو وہ ایسے ہوجاتا ہے جیسے کسی بندھن سے آزاد ہوگیا ہو۔

رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ۔ (الدخان:۱۲)

ترجمہ: اس دن کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں۔

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (الانعام:۱۷)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں، اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

آشوب چشم کا قرآنی علاج

امام ابو ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کسی شخص نے ان سے آشوب چشم کی شکایت کی تو انہوں نے اس کو کاغذ پر یہ قرآنی نسخہ لکھ کر دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ (ق:۲۲)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ۔

(فصلت:۴۴)

اس شخص نے اس تعویذ کو گلے میں ڈالا اور فوراً شفایاب ہوگیا۔

ولادت میں آسانی کا قرآنی نسخہ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ حاملہ خاتون کے لئے ان آیات کا تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈالا کرتے تھے۔

إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. وَإِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ. وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ. (الانشقاق: ۱۔۴)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.
(مریم: ۴)

میاں بیوی کے مابین محبت کا قرآنی نسخہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور پھر اس سے ملے بغیر ہی اسے چھوڑ کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دو ابلے ہوئے انڈے لاؤ تو وہ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے آپ نے انھیں چھیلا اور ایک انڈے پر یہ آیت لکھی:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ. (الذاریات: ۴۷)

اور اسے مرد کو دیا اور دوسرے انڈے پر یہ آیت لکھی:

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ. (الذاریات: ۴۸)

اور اسے عورت کو دیا اور پھر ان دونوں کو کھانے کا حکم فرمایا اور جب ان دونوں نے اسے کھالیا تو آپ نے ان دونوں کو باہم رسمی طریقے سے ملاقات یعنی باہم ملاپ کا حکم دیا وہ دونوں چلے گئے تو انھیں ایسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی بندھن سے آزاد ہو گئے ہوں اور دونوں کا مقصد پورا ہو گیا یعنی باہم محبت پیدا ہو گئی۔

آنکھ کی تکلیف کے لئے قرآنی نسخہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں میں سے جب کسی ساتھی کو آنکھ کی تکلیف پہنچتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

اللھم متعنی بسمعی و بصری و اجعلھالوارث منی و ارنی فی العدو ثاری و انصرنی علی من ظلمنی۔

ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے میرے کان اور میری آنکھ سے نفع پہنچا اور اس کو وارث بنادے اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھادے ور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

کھانا کھاتے وقت کا وظیفہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ سلام قوم بنی اسرائیل سے فرمایا کرتے تھے کہ جو کی روٹی اور زمین سے اگنے والی ترکاریاں کھاؤ اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لوتو وہ تمہیں برکت دے گا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کھانا شروع کرتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جعلہ اللہ شفاء۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے۔

الحمد للہ رب العالمین، شکراً الھذا النعمۃ والصحۃ والنعمۃ والقوۃ علی ما وضع فی قلوبنا وأعان علی اخراجہ بحولہ و قوتہ۔

ترجمہ: پس بے شک اللہ نے اپنی نعمتوں کے شکر میں برکت رکھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔

(سورۃ ابراہیم آیت ۷)

ترجمہ: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

بحری سفر میں حفاظت کا قرآنی وظیفہ

حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ سلام کی یہ دعا بیان فرمائی ہے۔

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (ھود:۴۱)

ترجمہ: اور بولا اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

تو کشتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح سلامت اور برکت کے ساتھ پار اتر گئی۔

وہم اور وسوسوں کا قرآنی علاج

امام شمس الدین الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے مختلف وسوسوں اور خیالات نے اتنا تنگ کیا کہ میں عاجز آ گیا اور پھر میں نے یہ پڑھا:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم .بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اور پھر کہا بے شک میں نے بڑی عظیم بارگاہ کی پناہ لی تو وہ وسوسے چھٹ گئے۔

حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قرآن پاک میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ (النحل:۹۸)

ترجمہ: تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

رات سوتے وقت آنے والے وسوسوں کا علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو رات کو سوتے وقت وسوسوں نے تنگ کیا تو یہ آیت اس کی زبان پر جاری ہوگئی۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۔ (الاسراء:۴۵)

ترجمہ: اور اے محبوب! تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا۔

اسی کیفیت میں اس کو القا کیا گیا کہ کیا تم جانتے ہو یہ کس حجاب مستور کی بات ہو رہی ہے جو اللہ نے تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان رکھا ہے جو آخرت پہ ایمان نہیں رکھتے۔ دیکھنے والے نے کہا نہیں میں نہیں جانتا۔ اس پر اس ہاتف غیبی نے کہا پڑھ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰٓى إِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔

(الانعام:۲۵)

ترجمہ: اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ (روئی) اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔ (النحل:۱۰۸)

ترجمہ: یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور

وہی غفلت میں پڑے ہیں،

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ (الجاثیہ:۲۳)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے، تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا۔ (الکہف:۵۷)

ترجمہ: ان کی ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور اس کے ہاتھ جو آگے بھیج چکے اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے۔

یہ ہے وہ حجاب مستور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں کے درمیان رکھ دیا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ پھر وہ کہنے والا شخص واپس چلا گیا۔

مرگی کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ہمدان کے ایک شیخ نے بیان کیا ایک بچی کو کھیلتے ہوئے مرگی کا دورہ پڑا تو میں نے حالت خواب میں ایک فرشتے کو مجسم صورت میں دیکھا جیسا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس کے دس پر تھے اس فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس مرگی زدہ بچی کا علاج موجود ہے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے وہ کیا علاج ہے؟
اس پر اس فرشتے نے جواب دیا: اس پر صبح کے وقت یہ آیات پڑھو۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُوْنَ۔ (یونس:۵۹)

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ۔ (الرحمٰن:۳۳۔۳۵)

ترجمہ: اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تم پر چھوڑی جائے گی بے دھویں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلا نہ لے سکو گے۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ (المومنون:۱۰۸)

ترجمہ: رب فرمائے گا دھتکارے (خائب و خاسر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

یہ اس قرآن میں ہے جس کی برابری جن و انس نہیں کر سکتے۔ پھر میں جاگ گیا اور میں نے یہ آیات یاد کرلیں پھر میں نے یہ آیات پڑھ کر اس بچی پر دم کیا تو وہ حیرت کے عالم میں کھڑی ہوگئی اور اس نے شدید گھبراہٹ کے عالم میں اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا اس بچی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے مجھے کیا ہوا تھا؟
میں نے کہا: راحت وسعت اور سلامتی۔ اس کے بعد اس کو یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

نظر لگنے کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی جوانی میں ایک صوفی بزرگ کو دیکھا تو ان سے کہا: آپ ہمارے بزرگ ہیں اور سچی نصیحت کرنے والے ہیں اور رافت و رحمت اور خیر خواہی آپ کی پہچان ہے آپ نے اپنی زندگی میں کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو ہمیں بیان کریں کیونکہ آپ کی عمر کافی زیادہ ہے۔

تو ان بزرگوں نے فرمایا: میں نے جوانی میں ایک خوبصورت خاتون کو دیکھا اور وہ مجھے اچھی لگی میرے دل میں بشری تقاضے کے مطابق برا خیال پیدا ہوا اسی بے چینی کے عالم میں رات بھر سو نہ سکا اسی کیفیت میں ذرا سی آنکھ لگی تو میں نے ایک کہنے والے کو دیکھا جو کہہ رہا تھا: اپنے نفس کو ان آیات کے ذریعے سے قابو کرو جو سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور پر نازل نہیں ہوئیں۔

میں نے پوچھا: وہ کونسی آیات ہیں۔ تو اس نے کہا

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ۔ (ابراہیم:۲۷)

ترجمہ: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۙ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا۔ (الاسراء:۷۴،۷۵)

ترجمہ: اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے۔ اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔ (الانفال:۴۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں: پھر میں نے ان آیات کو پڑھا تو یوں لگا جیسے میں کسی بندھن سے آزاد ہو گیا یا کسی غار سے باہر آ گیا ہوں۔

آسیب کا بابرکت علاج *

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بنو تمیم کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میرا ایک غلام تھا جسے میں بہت پسند کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اسے بازار سے سالن خرید کر لانے کو بھیجا تو وہ غروب آفتاب تک ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا اسی حال میں اسے دورہ پڑ گیا اور اسے اٹھا کر میرے پاس لایا گیا۔

تو میں نے اس سے پوچھا: اے بندہ خدا میرے بچے کے ساتھ کیا کیا۔

---

* لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی برکت۔

عَنۡ عُمَارَةَ بۡنِ شَبِيبٍ السَّبَأِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ عَشۡرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثۡرِ الۡمَغۡرِبِ بَعَثَ اللهُ مَسۡلَحَةً يَحۡفَظُونَهُ مِنَ الشَّيۡطَانِ حَتَّى يُصۡبِحَ وَكَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشۡرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنۡهُ عَشۡرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ وَكَانَتۡ لَهُ بِعَدۡلِ عَشۡرِ رِقَابٍ مُؤۡمِنَاتٍ۔ (الترمذی: جلد دوئم، رقم ۱۴۸۹)

ترجمہ: حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت تک کی نیکیاں لکھ دی جائیں گے۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

تو اس جن نے (جو اس پر حاوی تھا) فصیح زبان میں کہا: یہ ہماری خلوت کا وقت تھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَعْبَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔ (صحیح البخاری: جلد دوئم، رقم ۷۵۳، صحیح مسلم: جلد سوئم، ۷۵۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو رات کی سیاہی دور ہونے تک اپنے جانوروں اور اپنے بچوں کو گھروں سے نکلنے نہ دو کیونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو رات کی سیاہی دور ہونے تک شیاطین اترتے ہیں۔

میں نے کہا: ہاں فرمایا ہے۔

تو اس جن نے کہا: پھر تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اسے کھیلنے کے لئے بھیج دیا۔

میں نے جواب دیا: میں نے تو اسے بازار سے سالن خریدنے بھیجا تھا۔ تو اس میں سے نکل جا "لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کی برکت سے۔

تو وہ آگ آگ پکارتا ہوا نکل کر بھاگ گیا۔

آیۃ الکرسی سے آسیب کے اثر کا علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے بنو کعب کے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں بصرہ میں کھجوریں خریدنے کے لئے داخل ہوا وہاں مجھے کوئی جگہ نہ ملی پھر مجھے ایک گھر ملا جس کے دروازے پر مکڑی کا جالا لگا ہوا تھا میں نے کسی سے پوچھا: یہ گھر والے کہاں گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ یہ گھر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ میں نے پوچھا اس کا مالک کہاں ہے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص اس گھر کا مالک ہے۔

میں نے اس مالک سے پوچھا: کیا تم اپنا گھر مجھے کرایہ پر دو گے۔

تو اس نے کہا: جاؤ اپنی جان پر رحم کرو کہ اس گھر میں جنات کا بسیرا ہے اور وہ اسے اپنا ٹھکانہ بنا چکے ہیں اور جو یہاں رہنے آتا ہے اسے اپنی سرکشی سے ہلاک کر دیتے ہیں۔

میں نے کہا: آپ مجھے کرایہ دار بنائیں اور میرا اور ان جنات کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ پھر میں اس گھر میں مقیم ہو گیا، جب رات ہوئی تو ایک سیاہ شخص اندھیرے کی شکل میں نمودار ہوا اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند بھڑک رہی تھیں۔ پھر وہ میرے قریب آنا شروع ہوا تو اس کے چلنے کی آواز غول بیابانی جیسی تھی۔ میں نے پڑھنا شروع کیا:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (البقرہ:۲۵۵)

جب میں نے اس پر یہ آیت پڑھی تو اس نے بھی میری طرح پڑھنا شروع کر دیا اور جب میں اس مقام تک پہنچا۔ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ تو اس نے یہ نہ پڑھا اور میری طرف نہ بڑھ پایا میں نے اسی کی تکرار شروع کر دی تو وہ اندھیرا مجھ پر سے چھٹ گیا پھر میں گھر کے باقی کونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے بعد نیند نے مجھ پر غلبہ کیا اور میری آنکھ لگ گئی اور جب میں بیدار ہوا تو میں نے اس مکان میں دھوئیں اور جلنے کے نشانات دیکھے پھر میں نے خواب میں کسی کہنے والے کو دیکھا جو کہہ رہا تھا: تم نے ایک بہت بڑے جن کو جلایا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کس چیز سے جلا ہے تو اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

آسیب کے اثرات اور جنات کی پکڑ کا قرآنی نسخہ

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مصر کے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں عرب کے ایک شخص کے ہاں مہمان ٹھہرا اس نے میرا اکرام کیا اور مجھے اچھی جگہ پر ٹھہرایا لیکن

جب میں ان کی خواب گاہ کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص چیخ مار کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا میں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جب یہ سونے لگتا ہے تو اس کے ساتھ ایسے ہی ہوتا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میں اس پر یہ آیات پڑھوں:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (الاعراف:۵۴)

ترجمہ: بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے، سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا، بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

جب میں نے یہ آیات اس پر پڑھیں تو وہ تندرست ہو گیا اور اس کے بعد اس کی وہ کیفیت کبھی نہ ہوئی۔

خفیہ دفینہ ڈھونڈنے کا قرآنی نسخہ

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مکہ میں ایک شخص کا بیٹا فوت ہو گیا جس کے پاس مال تھا جو اس نے دفن کیا ہوا تھا۔ اس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کا وہ مال کہاں ہے لوگوں نے کہا: جب رات ہو گی تو تم زمزم کے کنوئیں کی طرف آجانا اور پھر کہنا:

یا ولدی (اے بیٹے) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔

(النساء:۵۴)

ترجمہ: بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انھیں سپرد کرو۔

میری وراثت مجھے واپس کر دو اسے کہاں دفن کیا ہے؟

اس شخص نے ایسا ہی کیا لیکن اسے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔اس شخص نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ میرے ساتھ حضر موت کے پاس آؤ۔

ان لوگوں نے اس شخص کو کہا: جیسے تم نے پہلے پکارا تھا اسی طرح پھر پکارو۔

اس شخص نے کہا: میں پھر اسی مقام پر گیا اور وہی جملے پھر دہرائے۔

یاولدی (اے بیٹے) اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔

(النساء: ۵۴)

ترجمہ: بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انھیں سپرد کرو۔

میری وراثت مجھے واپس کر دو۔

کنوئیں سے اسے آواز آئی: تمہارا وہ مال اس جگہ پر دفن ہے جہاں پر آگ جل رہی ہے۔یعنی وہ خزانہ آتش دان کے نیچے دفن ہے۔

وہ شخص واپس آیا اور اس نے وہ مال وہاں سے نکال لیا۔

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ایک حدیث دیکھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تحشر ارواح المجرمین من بارض حضر موت۔

اس نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔

بیماری کے علاج کا قرآنی نسخہ

امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری والدہ مجھ پر بہت مہربان ہیں اور وہ بیمار ہو گئیں ہیں تو کیا کوئی ایسا علاج ہے کہ جس کے ذریعے میں ان پر اپنی مہربانی اور رحمت کا اظہار کر سکوں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو یہ آیات لکھ کر دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء:۸۲)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔

(یونس:۵۸)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (نمل:۲۶)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (الحشر:۲۳۔۲۴)

اور پھر اس شخص سے فرمایا یہ آیات اپنی والدہ پر تلاوت کرو یعنی اپنی والدہ پر دم کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو ان آیات شریفہ کی برکت سے وہ شفایاب ہوگئیں۔

جھوٹی تہمت سے حفاظت کا عمل

امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اکابر بزرگوں کی جماعت سے یہ روایت پہنچی ہے جو دین میں بہت مرتبہ رکھتے تھے کہ مامون الرشید ابن ہارون الرشید نے خلافت چھوڑ دی امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ کے لئے جو سیّدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اور اس کا سبب یہ ہوا کہ اس نے حضرت امام موسیٰ الرضا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور کہا: مجھے ایک شخص نے آپ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے آپ کی بیعت کی ہے اور صدقات اور زکوٰۃ کی مد میں آپ کو رقم ادا کی ہے جس کا انتظام رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

آپ نے فرمایا: اے امیر المومنین مستند اور ثقہ آدمی جھوٹ نہیں بولتا اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسا کوئی معاملہ پیش نہیں آیا۔

مامون الرشید نے کہا: میں اس شخص کو آپ کے سامنے لاتا ہوں وہی یہ معاملہ آپ کے سامنے بیان کرے گا۔ لہذا اس حاسد شخص کو جو آپ کا دشمن تھا بلایا گیا اور اس نے آپ کے سامنے اسی بات کو دھرایا۔

امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا یہ الفاظ پڑھے:

اللھم بك استفتح و بك استنجح و بمحمدﷺ الیك اتوجه. اللھم اعطنی من الخیر من اعدائی فوق ما ارجوو اصرف عنی، من الشر فوق ما اخاف و احذر. فانك تقدر و لا اقدر. وتمحو ما تشاء و تثبت وعندکم ام الکتاب.

جب آپ نے یہ دعا یہ الفاظ پڑھے تو وہ شخص وہیں گر کر مر گیا اور جب مامون الرشید نے یہ منظر دیکھا تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اس پر دہشت کا عالم طاری ہو گیا اور اسی عالم میں اس نے آپ کی خدمت میں اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی اور اپنی وفات تک خلافت کے امور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دئے۔

اللہ کی پناہ اور حفاظت کا نسخہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ طلوع آفتاب کے وقت یوں فرماتے:

طلعت الشمس باذن الله، وانتشر خلق الله، و لا اله الا الله۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا۔
(الکھف: ۱۴)

ترجمہ: سورج اللہ کے حکم سے طلوع ہو گیا اور اللہ کی مخلوق منتشر ہو گئی اور کوئی رب نہیں سوائے اللہ کے۔ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی۔

جو شخص بھی سورج کے طلوع ہوتے وقت یہ الفاظ پڑھے گا وہ پورا دن ہر قسم کی آفات و بلیات سے اللہ کی پناہ اور حفاظت میں رہے گا۔

فرماتے ہیں بے شک ہمارے شیخ امام الکیال رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ کو پڑھا کرتے تھے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کرتے تھے:

اللھم انی عبدك وھذا الیوم خلق من خلقك فاکفنا شر خلقك اجمعین. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ (الناس)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ دن تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے پس اپنی تمام مخلوقات کے شر سے ہماری حفاظت فرما۔ تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

محبوب کے حصول کا قرآنی نسخہ

جس شخص کو محبوب بنانا مقصود ہو اس کے سامنے یہ آیات پڑھی جائیں:

یُثَبِّتُ اللهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔ (ابراھیم: ۲۷) اللھم ثبت فلا نابالقول الثابت الی یوم لقائك.

ترجمہ: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اے اللہ فلاں شخص کو سچے قول پر ثابت قدمی عطا فرما قیامت کے دن تک۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رضی

اللہ عنہ کے سامنے پڑھا تھا اور بے شک میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی انگوٹھی مبارک اپنے ہاتھ سے اتاری اور امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی انگلی میں ڈال دی اور اللہ تعالیٰ نے اس انگوٹھی کی برکت سے انھیں ثابت قدمی عطا فرمائی۔

آشوب چشم کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عرب کے ایک علاقے میں گیا کچھ آیات کی تفہیم کے لئے۔ جس کو سمجھنے میں مجھے دقت پیش آرہی تھی کہ اس کا لغوی معنی کیا ہے۔آیت وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ. (القصص:۳۲) میں لفظ ''الرھب''۔ آیت وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ. (الحاقہ:۳۶) میں لفظ ''الغسلین'' اور آیت: لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ. (الغاشیہ:۶) میں لفظ ''الضریع'' کی تفہیم میں مجھے مشکل پیش آرہی تھی۔ راستے میں مجھے ایک بچی نظر آئی تو میں نے اس بچی سے پوچھا کہ ان گھروں میں سب سے فصیح اللسان کون ہے کہ میں اس سے ان الفاظ کے معنی معلوم کرلوں۔ اس بچی نے جواب دیا: حتی تعطینی فی رھبك۔ جب تم ایسی جگہ پر پہنچ جاؤ جس کو تم تلاش کر رہے ہو۔ گویا اس بچی کے یہ جملہ بولنے سے ہی معنی سمجھ آ گیا۔ میرے تھیلے میں کھانا تھا میں نے اس خوشی میں وہ کھانا اس بچی کو دے دیا۔ تو اس بچی نے ایک خاص سمت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: واحذر عن یسارك الغسلین. اپنی بائیں طرف سے محتاط رہنا۔ میں اس سمت چل پڑا اور میں نے دیکھا کہ میری بائیں جانب ایک مردہ اونٹ پڑا ہوا ہے تو میں سمجھ گیا کہ ''الغسلین'' مردار کو کہتے ہیں۔ پھر میں ایک مقام پر آیا جہاں کچھ گھر تھے میں نے وہاں لوگوں سے پوچھا: کیا یہاں کوئی مرد فصیح ہے تو ان لوگوں نے مجھے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔

میں نے اس شخص سے کہا: اے میرے عرب بھائی! میں آپ سے لغت کے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا ہوں جس میں میں مشکل کا شکار ہوں۔

اس شخص نے کہا: یہاں تک کہ میری آنکھوں کی بیماری ختم ہو جائے۔

اس کی اس بات پر میرے دل میں اس آیت کا خیال آیا۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا۔ (الیوسف:۹۶)

میں نے خفی طور پر یہ آیت پڑھ کر اس پر دم کیا تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا: لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ۔ (الغاشیہ:٦) اس آیت میں الضریع کا کیا معنی ہے۔

اس نے جواب دیا: بحیرہ روم میں پائی جانے والی ایک مچھلی ہے جس کے اندر چکنائی نہیں ہوتی اور اس کو کھا کر پیٹ نہیں بھرتا اسی طرح خشکی پر بھی ایسی کسی بھی چیز کو ضریع کہتے ہیں۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا: وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا (عبس:۳۱)

اس نے کہا: یہ ایک پھل ہے جو فرحت بخش ہے اور دوسری ایک بوٹی ہے جسے چوپائے کھاتے ہیں۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا: اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۔ بَلٰى (الانشقاق:۱۴،۱۵)۔

اس نے کہا: یحوْرَ کا مطلب ہے کہ وہ کبھی بھی واپس نہیں لوٹے گا۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ۔ (الدخان:۱۸)

اس نے جواب دیا: یعنی میری طرف آؤ۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ (الزخرف:۲۶)

تو اس نے کہا: اس میں اصل یہ ہے ''اننیْ بریء مما تعبدون ''یعنی براء یہاں پر بریء کے معنی میں استعمال ہوا ہے لغت نجد کے مطابق۔ اہل نجد یوں جملہ بولتے ہیں ''انیَ قیام'' بمعنی قائم یعنی کھڑا ہونا۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا: كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ (النور:۳۵)

اس نے کہا: ''مشکاۃ'' وہ ہے جس سے روشنیاں بھی روشنی حاصل کریں جو گھروں میں طاق کے طور پر بنایا جاتا ہے۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ۔ (الانسان:۲۱)

اس نے جواب دیا: استبرق ریشم کو کہتے ہیں۔

پھر میں نے اس سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۔ (الرحمن:۲۲)

اس نے کہا: مرجان سرخ رنگ کے سیپ کو کہتے ہیں جو سمندر سے نکلتے ہیں جس میں سے موتی برآمد ہوتے ہیں اور مرجان چھوٹے چھوٹے موتیوں کو کہا جاتا ہے۔

پھر اس نے مجھ سے سوال کیا: تم نے میری آنکھیں کس چیز سے ٹھیک کی ہیں۔

تو میں نے کہا: میں نے تمہاری آنکھوں پر یہ آیت تلاوت کی تھی:

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا۔ (الیوسف:۹۶)

اس نے کہا: صرف ایک آیت؟

میں نے کہا: ہاں۔

گویا اس نے اس کی تحقیر کی۔

جب اس نے یہ کہا تو اس کی دونوں آنکھیں اس کے رخساروں پر بہ گئیں۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بدبختی سے اور بری تقدیر سے۔ کیونکہ اس نے قرآن پاک کی تحقیر کی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۔ (الحشر:۲۱)

ترجمہ: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں

کہ وہ سوچیں۔

توہر مومن مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے کلام قرآن مجید سے حسن ظن رکھے۔

جذام کی بیماری کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک برص کا مریض شخص لوگوں سے مانگ رہا تھا یہاں تک کہ تھکاوٹ سے پریشان ہوکر بیٹھ گیا اور بیماری کی شدت سے اس کی چمڑی اکھڑ رہی تھی راستے میں ایک سیاح بزرگ شخص نے اسے دیکھا تو اس نے اس نیک شخص سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ میں کس حال میں ہوں۔

اس اللہ کے بندے نے کہا: اگر تم صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر عطا فرمائیں گے اور تمہارا شمار نیک صابرین میں ہوگا اور اگر تم کہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور تمہارا علاج کروں۔

اس مریض شخص نے کہا: آپ میرے لئے دعا کردیں اور میرا علاج کردیں۔

تو اس نیک بزرگ نے یہ آیت پڑھی:

وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ. (الانبیاء: ۸۳، ۸۴)

اور اس پر پھونک دیا تو اس شخص کے جسم سے اتری ہوئی جلد دوبارہ اگنا شروع ہوگئی اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے فضل، قرآن پاک کی برکت اور اس سے حسن ظن رکھنے کی وجہ سے شفایاب ہوگیا۔

بیماریوں کے علاج کے لئے قرآنی رازوں میں سے ایک راز

مروی ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو عامل تھا وہ لوگوں کے لئے مختلف بیماریوں کا علاج کیا کرتا تھا اس شخص سے کسی نے پوچھا: تمہارے پاس وہ کونسا علم ہے کہ میں دیکھتا

ہوں کہ تمہارے پاس مختلف بیمار آتے ہیں اور تمہارے ہاتھ سے شفایاب ہوجاتے ہیں۔

اس عامل نے جواب دیا: وہ نسخہ شافی اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء:۸۲)

اس سائل نے کہا بس بس اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوسکتی ہے اس کے بعد وہ شخص فوت ہوگیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔

اس شخص نے جواب دیا: بے شک اللہ نے مجھے اپنے قرآن کی عزت اور تعظیم کی وجہ سے بخش دیا۔

قرآن پاک میں اسم اعظم کا بیان

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک بزرگ تھے جن کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ ان کے پاس اسم اعظم ہے اور ان پر آگ اثر نہیں کرتی تھی۔

انہوں نے قرآن پاک کی آیات کی تلاوت شروع کی اور ایک صفحے پر ایک آیت کو لکھنا شروع کردیا اور پھر ان صفحات کو جلانا شروع کردیا یہاں تک کہ ایک صفحے کو آگ میں ہی پھینک دیا تو وہ صفحہ ہوا میں اڑنا شروع ہوگیا اور اس پر آگ نے اثر نہ کیا اور جب اس صفحے کو پکڑا گیا تو اس پر لکھا تھا:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الحشر:۲۴)

امام ابوحامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران:۲)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَاللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (الحشر:۲۳،۲۴)

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا وہ مخصوص نام ہے کہ جس نام پر مخلوق میں سے کسی کا نام نہیں رکھا جا سکتا اور اہل لغت کہتے ہیں کہ لسان عرب میں اس کی اصل ''لاہ'' ہے کیونکہ عقلیں اس کی حقیقت تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور اہل عرب اس کی تعظیم اور تکریم کرتے ہیں اس کے اندر ایک الف اور لام کا اضافہ کر کے مفخم اور معظم طریق پر پڑھتے ہیں ''اللہ''۔

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں ایک شخص حیرت انگیز باتوں کی وجہ سے مشہور تھا اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ شخص مختلف زبانوں کا عالم ہے اور اس کے پاس مختلف زبانوں کے لکھے ہوئے عملیات کے وظیفے موجود ہیں اسی کی وجہ سے وہ جہاں چاہتا داخل ہو جاتا لیکن لوگوں کو نظر نہیں آتا تھا جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگ اس کے پاس آئے اور دیکھا کہ اس کے پاس حروف مقطعات لکھے ہوئے ہیں یعنی مختلف حروف الگ الگ لکھے ہوئے ہیں اور جب ان حروف کو جوڑا گیا تو وہ یوں بنا:

هُوَاللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ هُوَاللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَاللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (الحشر:۲۲،۲۳،۲۴)

حَسْبِيَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (التوبہ:۱۲۹)

فالج کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک جماعت کے ساتھ حج کیا اس جماعت میں ایک شخص تھا جس کو فالج تھا ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ شخص صحیح سالم طواف کر رہا تھا اور اس کا فالج ٹھیک ہو چکا تھا میں نے اس سے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تمہاری یہ بیماری کیسے ٹھیک ہوئی۔

اس نے کہا میں زمزم کے کنوئیں کی طرف گیا اور اس میں سے پانی لیا اور میرے پاس ایک دوات تھی میں نے وہ پانی اس دوات میں ڈال دیا اور پھر ایک صفحے پر اس پانی سے لکھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (الحشر: ۲۲، ۲۳، ۲۴)

اور اس پر اضافہ کیا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (الاسراء: ۸۲)

اور پھر میں نے کہا: اے اللہ! تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ اور قرآن تیرا کلام ہے اے اللہ! مجھے عافیت اور شفا عطا فرما۔ پھر میں نے وہ پانی اس عارت پر پھیرا اور اسے پی لیا اور میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ اور پاؤں بلکل ٹھیک ہو چکے ہیں اور میں فالج سے نجات پا چکا ہوں۔

مختلف حشرات سے نجات کا قرآنی نسخہ

ایک عرب بزرگ نے بتایا کہ میں حرم شریف میں تھا کہ وہاں پر مختلف حشرات جمع ہونا شروع ہو گئے اور میرے کانوں کے اندر داخل ہو گئے یہاں تک کہ پریشانی میں میری

عقل زائل ہوگئی اور میں نے رات اذیت اور عجیب کیفیت میں گزاری یہاں تک کہ ایک عجمی شخص میرے پاس آیا اور پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے۔ میں نے اسے ساری صورت حال بیان کی تو اس نے کہا: زمزم لاؤ۔ میں آب زمزم اس کے پاس لے کر گیا تو اس نے آب زمزم پر یہ آیات تلاوت کیں:

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

(آل عمران:۱۔۹)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ (الحشر:۲۲،۲۳،۲۴)

پھر اس نے وہ پانی مجھے پینے کو دیا تو جب وہ پانی میرے پیٹ میں پہنچا تو وہ کیڑے

جو میرے کان میں جا چکے تھے وہ باہر نکل گئے میں نے ان کو پکڑ کر مار دیا۔ پھر وہ عجمی شخص غائب ہو گیا میں نے اس شخص کو ڈھونڈا مگر وہ مجھے نہ مل سکا۔

برص کا قرآنی علاج

امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک خوبصورت آدمی کے پاس بیٹھا تھا جن کے چہرے سے روشنی چھلک رہی تھی میں نے ان سے پوچھا: آپ کس عمل کی وجہ سے لوگوں سے ممتاز ہوئے ہیں۔

اس نے کہا: میں برص کا مریض تھا اور لوگوں کے درمیان بیٹھ نہیں سکتا تھا حتی کہ مجھے اپنے آپ سے کراہت محسوس ہوتی تھی یہاں تک کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی طرف لوگ جوق در جوق آتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو ایک شخص نے بتایا کہ یہ ایک عمر رسیدہ آدمی ہے جس کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چابک مبارک ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا: اپنا ہاتھ لائیے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ میں اس عمر رسیدہ شخص کے پاس پہنچا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی! دیکھیے میں کس قدر تکلیف میں ہوں میرا علاج کر دیجیے۔

تو انہوں نے کہا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَاُبۡرِیُٴ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۔ (آل عمران:۴۹)

ترجمہ: یہ فرماتا ہو کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو، اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ

کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مجھے فرمایا اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا تو انہوں نے میرے منہ میں اپنا لعاب ڈالا تو میرے جسم سے اتری ہوئی جلد دوبارہ اگنا شروع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے میری پرانی جلد کو ایک نئی جلد سے بدل دیا۔ اس بات کو ایک عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب تک میری جلد ٹھیک ہے اور میرے چہرے سے روشنی بھی چھلکتی ہے۔

خارش کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص کو خارش اور چنبل نما مرض نے آ گھیرا اور اس کی پوری جلد چھل گئی۔ اس نے مختلف علاج کروائے مگر کہیں سے فائدہ نہ ہو سکا یہاں تک کہ وہ ایک قافلے کے ساتھ حجاز مقدس کی طرف روانہ ہوا اور اس بات سے عاجز آ گیا کہ وہ وہاں پہنچ پائے یہاں تک کہ کوفہ کے قریب صحرا میں تنہا ہی رہ گیا وہ مکان کی طرف گیا جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ یہ سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔
اس نے سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ میرا حال نہیں دیکھ رہے میرا علاج کر دیجیے۔

آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۔ (المومنون: ۱۴)

ترجمہ: پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

اور اس پر دم کیا۔ صبح جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس کے جسم پر نئی جلد پیدا ہو چکی تھی اور وہ تندرست ہو چکا تھا۔ پھر وہ اسی مزار مبارک کا خادم بن گیا یہاں تک کہ وہ وفات پا گیا۔

آسیبی اثرات کا قرآنی علاج*

مروی ہے کہ ایک خاتون ایک بچے کو لے کر نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرا بچہ آسیبی مرض کا شکار ہو گیا ہے اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء:۸۲) اور بچے کو پھونک دیا پھر اس کے بعد اس بچے تو دوبارہ کبھی وہ

---

* عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي سَفَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا صَبِيٌّ أَصَابَهُ بَلَاءٌ وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلَاءٌ يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ مَا أَدْرِي كَمْ مَرَّةً قَالَ نَاوِلِينِيهِ فَرَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَجَعَلَتْهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثًا وَقَالَ بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ قَالَ فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلَاثٌ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَبِيُّكِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حَسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ فَاجْتَرِرْ هَذِهِ الْغَنَمَ قَالَ انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ۔ (مسند احمد: مرویات یعلی بن مرۃ، جلد ہفتم، رقم ٦٨١) (البیہقی فی الدلائل، والحاکم، ومجمع الزوائد)

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر نکلا، دوران سفر ہمارا گذر ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! ﷺ اس بچے کو کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوتے رہتے ہیں، دن میں نجانے کتنی مرتبہ اس پر اثر ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے مجھے پکڑا دو، اس نے پکڑا دیا، نبی ﷺ نے اس بچے کو اپنے اور کجاوے کے درمیان بٹھالیا، پھر اس کا منہ کھول کر اس میں تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا بسم اللہ! میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا! دور ہو، یہ کہہ کر وہ بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا اور فرمایا جب ہم اس جگہ سے واپس گذریں تو ہمارے پاس اسے دوبارہ لانا اور بتانا کہ اب اس کی حالت کیسے رہی؟ پھر ہم آگے چل پڑے، واپسی پر جب ہم دوبارہ وہاں پہنچے تو ہمیں اس جگہ پر اس عورت کے ساتھ تین بکریاں بھی نظر آئیں، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کیسا رہا؟ اس نے جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تک ہمیں اس کی بیماری محسوس نہیں ہوئی ہے (اور یہ صحیح ہے) یہ بکریاں آپ لے جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا نیچے اتر کر اس میں سے صرف ایک بکری لے لو اور باقی اسے واپس لوٹا دو۔

تکلیف نہ ہوئی۔

رزق میں برکت کا قرآنی نسخہ

اہل مکہ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ مجھے تنگ دستی نے گھیر لیا تو میں نے ایک نیک بزرگ سے اس کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: ایک کاغذ پر یہ لکھو اور اس کو اپنے بازو پر باندھ لو۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ (الفتح:۱) اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَ کُمُ الْفَتْحُ۔ (الانفال:۱۹)

وہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تنگدستی کو دور کر دیا اور مجھ پر رزق کے دروازے کھول دیے۔

سورہ الواقعہ فقر و فاقہ کا علاج

امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایام علالت میں کچھ صحابہ کو مال نذر کرنا چاہا تو انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ اپنی بچیوں کے لئے رکھ دیجیے سیّدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بیٹیاں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الواقعہ کی پناہ میں ہیں اور وہ دونوں ان سورتوں کی برکت سے غنی ہیں۔

جنات کے اثر سے حفاظت کا نسخہ

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جس شخص کو جنات کے آسیبی یا ہوائی اثرات ہوں اور رات کو جنات تنگ کرتے ہوں تو وہ یہ پڑھے: وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۔ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (الصافات:۱،۱۰) جنات اس سے بھاگ جائیں گے۔

رات کو سوتے وقت کا خاص عمل

جو سوتے وقت یہ پڑھے:

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ۔ (النساء:۱۷۱)

تو اللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کی اذیت پریشانی، بیماری اور شیطانی اثرات سے محفوظ فرما دیں گے اور اگر وہ اس رات وفات پا گیا تو اللہ تعالیٰ کے موحد بندوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

سورۃ الحشر کی روز تلاوت دنیا و آخرت کے ہر شر سے حفاظت

حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ سورہ حشر کی تلاوت فرما رہے تھے میں نے کہا آپ اکثر سورہ حشر کی تلاوت فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے تو سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر روز یہ تلاوت اس لئے کرتا ہوں کہ یہ مجھے آخرت کی یاد دلاتی ہے اور میں اس کے پڑھنے سے دنیا اور آخرت کے شر سے محفوظ رہتا ہوں۔

حصول رزق کا قرآنی نسخہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بزرگوں کی ایک جماعت نے جن کو دین کے معاملے میں تقدم حاصل تھا وہ یہ آیات تلاوت کیا کرتے تھے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (التوبہ:۱۲۸،۱۲۹)

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:۳)

ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

جنات سے حفاظت کا قرآنی نسخہ

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: میں ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب ان کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس کے اوپر آسیب اور جنات کے اثرات تھے تو آپ نے اس پر آیات پڑھیں اور وہ بچہ ٹھیک ہو گیا۔ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے اس بچے پر کیا پڑھا تو آپ نے فرمایا میں نے اس بچے پر یہ آیات پڑھیں:

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (التوبہ:۱۲۹)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ (الرحمٰن:۳۳)

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ (یونس:۵۹)

دشمن کے شر سے حفاظت کا قرآنی نسخہ

حضرت امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے بعض معتبر راویوں نے بتایا ایک کافر شخص ایک مسلمان ملک میں آیا جہاں ایک نیک بندہ رہتا تھا اس نے کہا ایک مٹی کی مٹھی بھر کر میرے پاس لاؤ اور پھر اس مٹھی پر پڑھا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:۱۷)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۭ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ (الزلزلۃ:۱۔۶)

پھر اسے حکم دیا کہ یہ مٹھی اس مجمع پر پھینکو تو اس نے وہ مٹھی اس مجمع پر پھینکی تو وہ مجمع منتشر ہو گیا۔

مال کی حفاظت کا قرآنی نسخہ

بزرگوں کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ سورۃ والضحیٰ پڑھا کرتے تھے کہ مال تلف اور ضائع نہ ہو اور جو مال گم ہو جاتا اس کے حصول کے لئے بھی اس کو پڑھا کرتے تھے۔

قرآن پاک حفظ کرنے کے سلسلے میں سورہ الم نشرح کی خصوصیت

بزرگوں کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جس کو قرآن پاک حفظ نہ ہوتا ہو وہ اس سورہ مبارکہ کو لکھے اور اسے پانی میں ملا کر پیئے تو اس کی یادداشت اور حافظہ اچھا ہو جائے گا۔

بھاگے ہوئے غلام کو واپس لانے کا قرآنی نسخہ

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض افسران کو لکھا کہ ایک غلام بھاگ کر تمہاری طرف آیا ہے تو اس کو ڈھونڈو کیونکہ وہ مطلوب ہے انھوں نے بہت کوشش کی لیکن اس غلام کو ڈھونڈ نہ سکے تو کسی نے ان کو بتایا کہ تم سورۃ الم نشرح اور سورۃ والضحیٰ پڑھو تو وہ غلام تمہیں مل جائے گا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور اس غلام تک پہنچ گئے۔

غیر مسلم کو اسلام کی طرف مائل کرنے کا نسخہ

اہل بصرہ میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے پاس آیا اور کہا کیا تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز ہے جو مجھ پر اثر انداز ہو اور میں اسلام قبول کر لوں تو اس مسلمان نے کہا: ہاں ہے اور اس کے لئے لکھا: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ تو ایسے لگا جیسے اس شخص میں سے شرک خارج ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

بدخوابی کا قرآنی علاج

ایسے شخص نے مجھے بیان کیا جس کی اصلاح کے بارے میں ہم سوچا کرتے تھے۔اس شخص نے کہا مجھے کثرت سے احتلام ہوا کرتا تھا اور غسل کرنا میرے لئے مشکل تھا میں نے اپنا یہ مسئلہ ایک بزرگ کو پیش کیا تو اس بزرگ نے فرمایا: جب تم سونے کے لئے جاؤ تو یہ پڑھا کرو۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ. وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ. النَّجْمُ الثَّاقِبُ. اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ. خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ. يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ. اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ. يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ. فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ. (الطارق)

تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس مسئلے سے نجات عطا فرمائیں گے۔اس نے کہا میں نے ایسا ہی کیا اور میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔

رات کو مقررہ وقت پر بیدار ہونے کا قرآنی نسخہ

حضرت قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صالحین میں سے بعض بزرگ تہجد کے لئے اٹھنا پسند کرتے تھے لیکن ان کے لئے قیام مشکل ہوتا تھا تو انھوں نے بعض دوسرے بزرگوں کو یہ مسئلہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب تم سونے کے لئے جاؤ تو یہ آیات پڑھو:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکھف:۱۰۹)

اور دل میں اس بات کو دہراؤ کہ میں اس وقت اٹھنا چاہتا ہوں تو تم اس وقت میں بیدار ہو جاؤ گے۔ بزرگ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کرنا شروع کیا تو اپنے وقت پر اٹھنا نصیب ہو گیا۔

پیشاب کی تکلیف کا علاج

حضرت امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اصفہان کے علاقے میں ایک نیک آدمی رہتے تھے ان کو حبس بول کی شکایت ہوگئی تو انھوں نے کہا کہ میں قرآن پاک سے اس کا علاج کروں گا پھر انھوں نے ایک کاغذ پر لکھا:

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا (الواقعہ:۵،۶)

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (الحاقۃ:۱۴)

پھر اس کاغذ کو پانی میں ملایا اور اس پانی کو پی لیا ان کی حبس بول کی شکایت ختم ہوگئی اور پتھریاں خارج ہوگئیں۔

حیض کا قرآنی علاج

امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انصار کی ایک خاتون نے اپنا مسئلہ ایک بزرگ ولی کو پیش کیا کہ خون جاری ہوجاتا ہے اور رکتا نہیں تو انھوں نے مندرجہ ذیل آیت لکھ کر دی اور اسے گلے میں لٹکانے کا حکم فرمایا:

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ (هود:۴۴)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ (الملک:۳۰)

تو اس خاتون نے ایسا ہی کیا، اس کا یہ مرض ختم ہوگیا اور اسے سائل دم سے نجات مل گئی۔ سفیان بن عیانہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ اس علاج کو کثرت بول کے لئے بھی استعمال کیا کرتے تھے۔

حبس بول (گلینڈز) کا قرآنی نسخہ

امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل حجاز میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کو حبس بول کا مرض ہوگیا تھا نجد کے اہل علم میں سے ایک عالم نے درج ذیل آیات

کا تعویذ لکھ کر بازو پر پہنا دیا تو اس شخص کی حبس بول کی شکایت رفع ہو گئی۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۔وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ (القمر:۱۱،۱۲)

بچوں کو نظر لگ جانے کا قرآنی علاج

اہل نجد کے ایک عالم سے منقول ہے جن بچوں کو نظر لگ جاتی وہ ان بچوں کا ان آیات کے ساتھ دم کیا کرتے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الاسراء:۸۲)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (یونس:۵۸)

اس سے ان پر نظر کا اثر رفع ہو جاتا۔

سورۃ یٰس خوف اور دشمن سے امان کا قرآنی نسخہ

امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص نے کسی کو نا دانستہ طور پر قتل کر دیا اور مقتول کے ولی نے قاضی سے طلب کیا کہ قصاص کے طور پر اس شخص کو قتل کر دیا جائے اس کو ایک بزرگ نے بتایا کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو گھر سے نکلنے سے پہلے سورۃ یٰس کی تلاوت کر لینا تو وہ شخص جو تمہیں ڈھونڈ رہا ہے وہ تمہیں نہیں پا سکے گا۔ امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سورۃ یٰس ہر ناپسندیدہ چیز سے امان ہے۔

خوف، ہیبت اور فتنے سے پناہ کا قرآنی نسخہ *

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سورۃ

---

* عن أبي الدردا أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من الدجال۔ (صحیح مسلم: فضائل سورۃ الکھف، جلد اول، رقم ۱۸۷۷)(سنن ابو داؤد: جلد سوئم، رقم ۹۲۹)

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

الکھف کی ابتدائی دس آیات وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ تک خوف سے امان اور نجات کا ذریعہ ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت ہی شدت کے ساتھ فتنہ دجال کا ذکر فرمایا اور چہرہ مبارک پر ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ جیسے نخلستان کے لوگوں کے چہروں پر ہوتے ہیں پھر فرمایا اگر وہ تمہارے درمیان اس حال میں آیا کہ میں بھی تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے جنگ کروں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو تم میں سے ہر شخص اس کے لئے تیار رہے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میرا ہر مسلمان امتی میرے خلیفہ اور نائب کی طرح اس کا سامنا کرے گا اور جب تم اسے دیکھو گے تو جان لو اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا اور یاد رکھو کہ تمہارا رب ایک آنکھ والا (یک چشم) نہیں ہے اور اس پر سورۃ کھف کی ابتدائی آیات پڑھنا کیونکہ یہ فتنہ دجال سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی آیات بابرکات سے استغناء کا حصول

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میں نے تمہیں کھجوروں کی شکل میں کچھ مال * دیا تھا اور یقیناً وہ مال تمہیں مل چکا ہو گا تو آج سے وہ مال وراثت کا مال شمار ہوگا اور یقیناً تمہارے دو بھائی اور تمہاری بہن (جن سے ان کی اہلیہ حاملہ تھیں) کا اس میں حصہ ہے۔

سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں تو آپ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے رلایا؟

ام المومنین سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ کی جدائی نے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت انسان کی کل پونجی اور متاع سے بہتر ہے یعنی انسان کو ہر چیز سے بے نیاز کر دیتی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

---

* کل کھجوریں جن کا وزن آج کل کے حساب سے ۱۲۲ کلوگرام بنتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

لہٰذا تم افسوس نہ کرنا اور نہ ہی رزق تلاش کرنے کی کوشش کرنا اے عائشہ! اس آیت کو تلاوت کرنے والا کسی مصیبت میں مبتلا نہیں رہتا۔

پھر فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ۔ (النساء:۱۲۳)

ترجمہ: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے نزول کے بعد تو کوئی چھٹکارا نہیں ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے کیا کبھی تمہیں کوئی غم لاحق نہیں ہوا کیا تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی؟

تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں بالکل آئی ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سب چیزیں مومن کے لئے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔ (مسند احمد: مرویات صدیق اکبر، جلد اول، رقم ۶۵) (متدرک حاکم: جلد ۳، ۷۴، ۷۵)

معوذتین کے ذریعے بیماری سے نجات کا نسخہ*

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

* عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أنزلت علي سورتان فتعوذوا بهن فإنه لم يتعوذ بمثلهن يعني المعوذتين۔ (صحیح مسلم: جلد اول، رقم ۱۸۸۵)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا مجھ پر دو سورتیں نازل ہوئی ہیں تم ان سے اللہ کی پناہ حاصل کیا کرو، کیونکہ ان جیسی کوئی سورت نہیں ہے مراد معوذتین ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا تو آپ ﷺ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پڑھتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اس کو پھونکتے اور ان دونوں ہاتھوں کو تکلیف والی جگہ پر پھیر لیا کرتے اور جب کبھی تکلیف زیادہ بڑھ جاتی تو میں آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑ کر اس پر یہ دونوں سورتیں پڑھتی اور اس ہاتھ کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ جب بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے نمودار ہوتے دیکھے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اللھم رفیق الاعلیٰ تو میں جان گئی کہ آپ ﷺ کا وصال قریب آن پہنچا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو موت آئی ہو اور اس کو یہ اختیار نہ دیا گیا ہو کہ وہ دنیا کی نعمتیں اور اس کی لذتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمائی ہیں اس کو حاصل کر لے یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو اختیار کر لے تو ہمیشہ ہر نبی نے وہ اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہے۔

(صحیح بخاری: جلد دوئم، رقم ۱۶۴۳) (صحیح مسلم: رقم ۲۱۹۲)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن أبيه قال أصابنا طش وظلمة فانتظرنا رسول الله (صلى الله عليه وسلم) ليصلي لنا فخرج فأخذ بيدي فقال قل فسكت قال قل قلت ما أقول قال قل هو الله أحد والمعوذتين حين تمسي وحين تصبح ثلاثا يكفيك كل يوم مرتين۔ (مسند احمد: جلد نہم، رقم ۲۶۸۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش بھی ہو رہی تھی اور اندھیرا بھی تھا ہم لوگ نماز کے لئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو میں خاموش رہا نبی کریم ﷺ نے دوبارہ فرمایا تو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو روزانہ دو مرتبہ تمہاری کفایت ہوگی۔

سورۃ الکافرون شرک سے حفاظت کا سبب

مروی ہے جو شخص رات کو سوتے وقت سورۃ الکافرون تلاوت کر لے تو وہ شرک سے محفوظ رہے گا کیونکہ یہ شرک سے امان کا نسخہ ہے۔

سورۃ النصر دشمن اور ظالم پر فتح و نصرت کے لئے

مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال کا علم ہو گیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سورت کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر دی گئی تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد والوں کے لئے فتح ہے۔

جادو سے حفاظت کا نسخہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ - قَالَتْ - حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّىْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ » يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَىَّ. فَقَالَ الَّذِى عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِى عِنْدَ رِجْلَىَّ أَوِ الَّذِى عِنْدَ رِجْلَىَّ لِلَّذِى عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ. قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ. قَالَ فِى أَىِّ شَىْءٍ قَالَ فِى مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ. قَالَ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ. قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِى بِئْرِ ذِى أَرْوَانَ «.

قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ « يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ». قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ أَحْرَقْتَهُ قَالَ « لاَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ ». (صحیح مسلم رقم ۵۸۳۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو رزیق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جادو کیا جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام نہ کر رہے ہوتے یہاں تک کہ ایک دن یا رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی، پھر دعا مانگی، پھر دعا مانگی پھر فرمایا اے عائشہ کیا تو جانتی ہے کہ جو چیز میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھی اللہ نے وہ مجھے بتا دی میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک آدمی میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس موجود تھا ایک نے دوسرے کو کہا یا جو میرے پاؤں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس موجود سے کہا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے اس نے کہا یہ جادو کیا ہوا ہے اس نے کہا اس پر کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے، اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، اس نے کہا اب وہ چیزیں کہاں ہیں دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنویں میں۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے ساتھ اس کنویں پر گئے پھر فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم اس کنویں کا پانی مہندی کے رنگ دار پانی کی طرح تھا اور گویا

کہ کھجور کے درخت شیطانوں کے سروں کی طرح دکھائی دیتے تھے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جلا کیوں نہ دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے عافیت عطا کردی اور میں نے لوگوں میں فساد بھڑکانے کو ناپسند کیا۔ اس لئے میں نے حکم دیا تو انہیں دفن کردیا گیا۔

(تفسیر ثعلبی میں حضرت ابن عباس اور حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہود کا ایک بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اسے یہودیوں نے بہکا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال اور آپ کی کنگھی کے چند دندانے منگوا لئے اور ان میں جادو کیا' اس کام میں زیادہ تر کوشش کرنے والا لبید بن اعصم تھا' پھر زروان نامی کنوئیں میں جو بنو زریق کا تھا' اسے دال دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے' سر کے بال جھڑنے لگے اور خیال آتا تھا کہ میں عورتوں کے پاس ہو آیا ہوں حالانکہ آتے نہ تھے۔ چھ ماہ تک یہی حال رہا پھر وہ واقعہ ہوا جو اوپر بیان ہو چکا کہ فرشتوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا تمام حال فرشتوں کے ذریعے بتا دیا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر کو بھیج کر کنوئیں میں سے وہ سب چیزیں نکلوائیں' ان میں ایک تانت تھی جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت ان کی پڑھتے جاتے اور گرہیں خود بخود کھلتی جاتی تھیں۔ جب یہ دونوں سورتیں پوری ہوئیں وہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفایاب ہو گئے۔

(تفسیر ابن کثیر)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ بہترین

انسان بن جائے اور لوگوں کے شر سے محفوظ ہو جائے تو وہ سورج کے طلوع ہوتے وقت اور سورج کے غروب ہوتے وقت سورۃ الناس پڑھ لیا کرے۔

اللہ مالک الوہاب کے فضل و کرم سے یہ کتاب مکمل ہوئی اور اس بابرکت کتاب کے لکھنے والے کو ماہ رجب المرجب ۱۰۶۳ھ میں فراغت حاصل ہوئی۔

الحمد للہ مجھے اس کتاب کے ترجمے کی تکمیل کا شرف بھی ماہ رجب المرجب بروز بدھ ۱۴۳۹ھ میں حاصل ہوا۔

صلی اللہ علی سیّدنا محمدٍ و علی آلہ وسلم۔

الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ (البقرۃ:۲)

ترجمہ: الم ۔ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ۔

فیض المعین علی جمع الأربعین فی فضل القرآن المبین

فضائل قرآن

(فضائل وآداب قرآن پر مشتمل چالیس احادیث کا ایمان افروز مجموعہ)

مؤلف:

ملا علی بن سلطان القاری علیہ الرحمۃ الباری

ترجمہ وتخریج

علامہ محمد شہزاد مجددی

دار الاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی) لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف نمبر 1

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ قال: خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

رواہ أحمد، وأصحاب الکتب السنة وفی روایة لابن ماجه عن سعد ولفظة: خیارکم ورواہ ابن أبي داؤد عن ابن مسعود، ولفظة: خیارکم من قرأ القرآن وأقراہ۔

(صحیح بخاری: فضائل القرآن، رقم 4639، ترمذی: رقم، 2832، ابوداؤد، الصلوۃ: رقم 1240، ابن ماجہ: رقم 207، مسند احمد: رقم 382)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے:
''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

اسے امام احمد اور اصحاب صحاح ستہ نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ''خیارکم'' کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

خیارکم من قرأ القرآن و أقرأہ
تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن (صحیح) پڑھے اور آگے پڑھائے۔

حدیث شریف نمبر 2

وعن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قرأ حرفاً من کتاب اللہ، فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، ولا أقول الم حرف، ولکن ألف حرف، ولام حرف، ومیم حرف۔ رواہ الترمذی، قال: حدیث حسن

صحیح۔ (جامع الترمذی: فضائل القرآن، رقم 2835)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

جس نے اللہ کی کتاب کا ایک لفظ پڑھا تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا اجر رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث شریف نمبر 3

و عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه، أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن الله تعالیٰ یرفع بهذا الکتاب أقواماً. ویضع به آخرین۔ رواه مسلم و ابن ماجه۔

(صحیح مسلم: صلوٰۃ المسافرین، رقم 1353، ابن ماجہ: المقدمہ، رقم 214، مسند احمد: رقم 226، الدارمی: فضائل القرآن، رقم 3231)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کئی قوموں کو سر بلندی عطا فرماتا ہے اور کئی قوموں کو اسی کے ذریعے سرنگوں کر دیتا ہے۔ اسے مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 4

وعن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرب تبارك و تعالیٰ: من شغله القرآن عن ذکری، ومسالتی، اعطیته أفضل ما أعطی السائلین. وفضل

کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام. کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ۔

رواہ الترمذی، وقال حسن غریب۔

(جامع الترمذی: فضائل القرآن، رقم 2850، الدارمی: فضائل القرآن، رقم 3222)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

جس شخص کو قرآن کی تلاوت نے میرے ذکر اور دعا سے روکے رکھا، میں دعا مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی مخلوق پر۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حسن غریب ہے۔

حدیث شریف نمبر 5

و عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مثل المؤمن الذی یقراء القرآن کمثل الاترجۃ، ریحا طیب و طعمھا طیب، ومثل امؤمن الذی لایقرا القرآن کمثل الثمرۃ لا ریح لھا وطعمھا حلو، ومثل المنافق الذی یقراء القرآن کمثل الریحانہ، ریحھا طیب و طعمھا مر، و مثل المنافق الذی لایقراء القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لھا ریح وطعمھا مر۔

رواہ أحمد والبخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

(صحیح البخاری: التوحید، رقم 7005، صحیح مسلم: صلوٰۃ المسافرین، رقم 1328، جامع ترمذی: رقم 2791، نسائی: رقم 4952، ابوداؤد: رقم 4191، ابن ماجہ: رقم 210، مسند احمد: رقم 18728)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال مانند ترنج کے ہے اس کی خوشبو بھی بہتر ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی ہے، اس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال پھول کی ہے، اس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ تلخ ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی مانند ہے کہ نہ تو اُس کی مہک ہوتی ہے اور ذائقہ بھی تلخ ہوتا ہے۔

اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث شریف نمبر 6

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الأترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة طعمها طیب ولا ریح لها ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها ومثل الجلیس الصالح کمثل صاحب المسك إن لم یصبك منه شی أصابك من ریحه ومثل جلیس السو کمثل صاحب الکیر إن لم یصبك من سواده أصابك من دخانه. رواه ابوداؤد

(سنن ابی داؤد: الادب، رقم 4191)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال مانند ترنج کے ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی

مثال کھجور کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ شیریں ہوتا ہے اور قرآن پڑھنے والے فاجر کی مثال پھولوں کی سی ہوتی ہے جس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ تلخ ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے فاجر (گناہ گار) کی مثال اندرائن (پھل) کی طرح ہے جو بے بو اور بے ذائقہ ہوتا ہے اور نیک ہم نشین کی مثال خوشبو فروش کی سی ہے کہ اگر اس سے تمہیں کچھ نہ ملے تو اس کی خوشبو ضرور پہنچتی ہے اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی سی ہے۔ اگر تمہیں کوئی انگارہ نہ بھی لگے مگر اس کا دھواں ضرور پہنچتا ہے اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 7

عن عائشة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مثل الذى يقرأ القرآن وهو حافظ له مع السفرة الكرام البررة و مثل الذى يقرأ وهو يتعاهده وهو عليه شديد فله أجران.

رواه البخارى و مسلم واللفظ له. وأبوداود. والترمذى والنسائى.

(صحیح بخاری: تفسیر القرآن، رقم 4556، صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، رقم 1329، جامع ترمذی: رقم 2829، ابوداؤد: رقم 1242)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

قرآن کا ماہر سفرہ کرام (معزز لکھنے والے فرشتوں) کے ساتھ ہے اور جو شخص قرآن پڑھے اور یہ پڑھنا اس پر گراں ہو تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

حدیث شریف نمبر 8

و عن أبى ذر رضی اللہ عنہ قال: قلت يارسول الله صلى الله عليه وسلم أوصنى: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليك بتقوى الله. فانها رأس الامر كله. قلت: يارسول الله صلى الله عليه وسلم زدنى. قال: عليك بتلاوة القرآن فانه نورلك فى الأرض و نورلك

فی السماء۔

رواہ ابن حبان، وصححہ فی حدیث طویل، ورواہ ابن الضریس، وابویعلی۔

عن أبی سعید رضی اللہ عنہ علیك بتقویٰ اللہ فانہا جماع کل خیر و علیك لذکر اللہ و تلاوۃ القرآن فإنہ نورلك فی الأرض وذکرلك فی السماء و اخزن لسانك الا من خیر. فانك بذلك تغلب الشیطان۔

(صحیح ابن حبان: رقم 362، موارد الظمان: رقم 94، الترغیب والترہیب 2/321، رقم 2105)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے نصیحت فرمایئے: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے، یہ تمام امور کی جڑ ہے، میں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مزید فرمایئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر تلاوت قرآن لازم ہے، یہ تمہارے لیے زمین میں بھی نور ہے اور تمہارے لیے آسمان میں بھی نور ہے۔

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور طویل حدیث میں اسے صحیح کہا اور اسے ابن الضریس اور ابویعلیٰ نے بھی روایت کیا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے، بے شک یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن لازم ہے۔ یہ تمہارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں تمہارے لیے ذکر ہے اور سوائے کلمہ خیر کے زبان نہ کھولو، اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔

حدیث شریف نمبر 9

وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: القرآن شافع مشفع و ماحل مصدق من جعلہ أمامہ قادہ

الی الجنة ومن جعله خلف ظهره ساقه الی النار۔

رواه ابن حبان فی صحیحه. والبیهقی فی شعبه عنه البیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه۔

(صحیح ابن حبان: رقم 124، مسند البزار: رقم 122، مجمع الزوائد: 171/2، وقال رجاله الثقات، الترغیب والترہیب: 321/2، رقم 2106، شعب الایمان: 22/5)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ قرآن ایسا شافع ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی، جس نے اسے اپنے آگے رکھا۔ یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈالا یہ اسے دوزخ میں ڈلوادے گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور بیہقی نے انہی سے اپنی شعب میں روایت کیا اور بیہقی نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 10

حدثنی أبو أمامة الباهلی رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اقرؤا القرآن فإنه یأتی یوم القیامة شفیعًا۔ رواه مسلم۔

(صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، فضل قراءۃ القرآن، رقم 1337، مسند احمد: رقم 2126)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا، اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 11

عن سهل بن معاذ الجهنی رضی الله عنه عن أبیه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قرأ القرآن وعمل بما فیه ألبس

والداه تاجا یوم القیامة ضوئه أحسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا؟

رواه ابوداود، والحاکم وقال: صحیح الاسناد

(ابوداؤد: رقم1453، الحاکم: 567/1، الترغیب والترہیب: 321/2، رقم2108)

ترجمہ: حضرت سہل بن معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی پھر اس شخص کے مرتبہ کا کیا ٹھکانا ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہوگا۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث شریف نمبر 12

و عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن و تعلمه و عمل به ألبس والداه یوم القیامة تاجا من نور ضوئه مثل ضوء الشمس ویکس والداه حلتان لاتقوم بهما الدنیا. فیقولون: لم کسینا هذا. فیقال: بأخذ ولدك ما القرآن

رواه الحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم۔

(الحاکم: 568/1 الترغیب والترہیب: 328/2، رقم2123)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی

روشنی جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو ایسے خلعت (لباس) زیب تن کروائے جائیں گے جن کا بدل پوری دنیا (مل کر بھی) نہیں ہوسکتا، وہ کہیں گے، یہ سب ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے تو کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کی قرآن سے وابستگی کے سبب۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث شریف نمبر 13

و عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: عن رسول الله ﷺ قال: يجيئ صاحب القرآن يوم القيامة. فيقول القرآن. يارب حله فيلبس تاج الكرامة. ويقول: يارب زده. فيلبس حلة الكرامة. ويقول: يارب ارض عنه. فيرضى عنه. فيقال: اقرأ. وارق. ويزداد بكل آية حسنة۔

رواه الترمذي وحسنه. وابن خزيمة. والحاكم. وقال: صحيح الاسناد۔

(ترمذی: فضائل القرآن، رقم 2839، سنن داری: رقم 2177)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حامل قرآن قیامت کے دن آئے گا تو قرآن کہے گا، اے رب اس کو خلعت دے تو اسے تاج کرامت پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا، اے رب اس میں اضافہ فرما، پھر اسے حلہء کرامت پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا، اے رب اس سے راضی ہو جا، تو اللہ اس سے راضی ہو جائے گا پھر کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور منزلیں طے کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے اس کی نیکیاں بڑھائی جائیں گی۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث شریف نمبر 14

وعن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ یقال الصاحب القرآن: اقرأ, وارق, ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا, فان منزلتك عند آخر آیة تقرؤها۔

رواه الترمذی, وأبوداود, و ابن ماجه, و ابن حبان فی صحیحه, وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

(ابوداؤد: الصلوٰۃ، رقم 1252، ترمذی: رقم، 2838، احمد: رقم 6508)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

صاحب قرآن سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور منازل طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں خوب درست طریقہ سے پڑھتا تھا، بے شک تیری منزل تیری آخری آیت تک ہے جو تو پڑھے گا۔

اسے ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث شریف نمبر 15

وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ لا حسد الا علی اثنتین: رجل آتاه الله هذا الکتاب, فقام به آناء اللیل, و آناء النهار ورجل أعطاه الله تعالیٰ مالا, فتصدق به آناء اللیل و آناء النهار۔ رواه البخاری و مسلم

(البخاری: التوحید، رقم 6975، مسلم: صلاۃ المسافرین، رقم 135، احمد: 4322)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سوائے دو طرح کے لوگوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے

اللہ تعالیٰ نے قرآن سے نوازا پس وہ صبح شام اس کی تلاوت میں مشغول رہا اور ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ صبح و شام (دن رات) اس مال کو صدقہ کرنے میں مصروف رہا۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 16

وعن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: لاحسد الا في اثنتين: رجل علمه القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار، فسمعه جار له، فقال: ياليتني أوتيت مثل ما اوتيت مثل ما اوتي فلان، فعملت مثل ما يعمل۔

ورجل آتاه الله مالا فهو يهلك في الحل، فقال رجل: ليتني أوتيت ما أوتي فلان فعملت مثل ما يعمل۔ رواه البخاري۔

(صحیح البخاری: فضائل القرآن، رقم 4638، احمد: رقم 9824)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دو قسم کے افراد کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص نے قرآن سیکھا اور پھر شب و روز اس کی تلاوت میں مشغول رہا تو اس کے ہمسائے نے اس کی تلاوت سن کر کہا: کاش! مجھے بھی ایسا قرآن یاد ہوتا تو میں بھی اس شخص کی طرح اس کی تلاوت کرتا۔

اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اسے حلال کاموں میں خرچ کرتا رہا اور کسی شخص نے کہا کہ مجھے بھی ایسے ہی نوازا جاتا تو میں بھی اس کی طرح یہ عمل کرتا۔

حدیث شریف نمبر 17

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ثلاثة لا

يهولهم الفزع الأكبر، ولا ينالهم الحساب، هم على كثيب من مسك حتى يفرغ من حساب الخلائق: رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله عزوجل، وعن احسن بينه، وبين ربه، وفيما بينه و بين مواليه۔

رواه الطبراني في الأوسط، والصغير باسناد لابأس به، و في الكبير نحوه، وزاد في أوله: قال ابن عمر: لو لم اسمعه من رسول الله ﷺ الا مرة، ومرة، حتى عد سبع مرات لا حثت به۔ ولفظ الكبير على ما في الجامع الصغير: ثلاثة على كثبان المسك يوم القيامة، لايهولهم الفزع، ولا يفزعون حتى يفرغ الناس: رجل تعلم القرآن، فقام به يطلب وجه الله، ورجل نادى في كل يوم وليلة خمس صلوات يطلب وجه الله وما عنده، ومملوك لم يمنعه رق الدنيا عن طاعة ربه۔

(طبرانی:124/2،مجمع الزوائد:328/1،الترغیب والترہیب:324/1، 248,2)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے:

تین قسم کے لوگوں کو محشر کی ہولناکی متاثر نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا حساب ہوگا، وہ مشک کے بنے ہوئے چبوترے پر ہوں گے، یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فراغت پالے گی۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھا اور پھر اس قرآن کے ساتھ اپنی قوم کی امامت کی، اس حال میں کہ وہ لوگ اس سے راضی ہوں۔

دوسرا وہ مؤذن جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے لوگوں کو نماز کے لیے بلائے۔ اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے مالک حقیقی اور دنیاوی آقا دونوں کی خوشنودی حاصل کی۔

طبرانی نے اسے اُوسط اور صغیر میں ایسی اسناد سے روایت کیا جن میں کوئی قباحت نہیں۔ ایسے ہی معجم کبیر میں بھی۔

اوراس کی ابتدا میں اتنا اضافہ کیا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اگر میں نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بار بار نہ سنی ہوتی (تقریباً سات بار گنوایا) تو میں اسے بیان نہ کرتا۔ معجم کبیر کے جو الفاظ الجامع الصغیر میں آئے ہیں، وہ یوں ہیں، تین لوگ قیامت کے دن مشک کے بنے ہوئے چبوترے پر ہوں گے، انھیں حشر کی ہولناکی خوفزدہ نہیں کرے گی اور وہ خوفزدہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ پہلا وہ شخص جس نے قرآن سیکھا اور پھر اللہ کی رضا کی طلب میں اس قرآن کو نماز میں پڑھتا رہا، دوسرا وہ جس نے ہر روز دن اور رات میں پانچ بار لوگوں کو نماز کے لیے بلایا خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے اور اجر وثواب کے لیے اور تیسرا وہ غلام جسے دنیوی مشاغل نے اپنے رب حقیقی کی اطاعت سے نہ روکا۔

حدیث شریف نمبر 18

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بعث رسول الله ﷺ بعثاً. وهم ذو عدد. فاستقرأهم. فاستقرأ كل رجل منهم. يعني ما معه من القرآن. فاتى على رجل من أحدثهم سنًا فقال: ما معك يافلان؟ قال: معي كذا. و كذا و سورة البقرة. قال أمعك سورة البقرة؟ قال: نعم. اذهب. فأنت أميرهم. فقال رجل من أشرافهم: والله منعنى أن أتعلم البقرة ألا خشية ألا أقوم بها. فقال رسول الله ﷺ تعلموا القرآن. واقرأوه. فان مثل القرآن لمن تعلمه. فقرأ و قام به كمثل جراب محشو مسكا. يفوح ريحه فى كل

مکان، و مثل من تعلمه، فیرقد، وھوفی جوفه کمثل جراب أوکی علی مسك۔

رواہ الترمذی، واللفظ له ، وقال: حدیث حسن، و ابن ماجه مختصرا وابن حبان فی صحیحه۔

(ترمذی: فضائل القرآن، رقم 2801، ابن ماجہ: رقم 213)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کرنے کا ارادہ کیا جو تعداد میں کافی تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اہل لشکر سے قرآن سنانے کے لیے کہا، تو ان میں سے ہر ایک نے جتنا اسے آتا تھا، پڑھ کر سنایا پھر آپ ایک معمر ترین آدمی کے پاس آئے اور پوچھا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟

اس نے کہا: فلاں فلاں سورۃ اور سورۃ البقرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کیا تمہیں سورۃ البقرہ آتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جا تو ان کا امیر ہے۔ تو ان کے ایک معزز شخص نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے سورۃ البقرہ یاد کرنے سے سوائے اس کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ میں اس کو تہجد میں کھڑا ہو کر پڑھنے سے گھبراتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قرآن سیکھو اور پڑھو، وہ شخص جو قرآن سیکھتا اور پڑھتا ہے اس کی مثال مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی ہے کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پہنچتی ہے اور اس شخص کی مثال کہ اس نے قرآن سیکھا اور سو رہا، اس تھیلی کی مانند ہے جس میں مشک ہے مگر اس کا منہ بند ہے۔

حدیث شریف نمبر 19

و عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ ﷺ:

من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة بين جنبيه. غير انه لا يوحی اليه. يا ينبغی لصاحب القرآن ان يجد مع جد. ولا يجهل مع جهل. وفی جوفه كلام الله تعالیٰ۔

رواه الحاكم. وقال: صحيح الاسناد۔

(الحاکم: 552/1 ووافقہ الذہبی، الترغیب والترہیب۔325/2: رقم: 2116)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن یاد کیا، پس تحقیق نبوت اس کے دو پہلوؤں کے درمیان رکھ دی گئی، سوائے اس کے کہ اس کی طرف وحی نہیں کی گئی، صاحب قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ جھگڑا کرنے والے کے ساتھ جھگڑے اور جاہل کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرے جبکہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہو۔ اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث شریف نمبر 20

عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: الصيام. والقرآن يشفعان للعبد. يقول الصيام: رب انی منعتة الطعام. والشراب بالنهار. فشفعنی فيه. و يقول القرآن: منعة النوم بالليل. فشفعنی فيه. فيشفعان۔

رواه احمد و ابن ابی الدنيا فی كتاب الجوع. والطبرانی فی الكبير. والحاكم. واللفظ له. وقال: صحيح علی شرط مسلم۔

(مسند احمد: رقم: 6337، مجمع الزوائد 3،181، الحاکم: 554/1، الترغیب: 325/2: رقم: 3117،1436)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا: اے اللہ! میں

نے اسے دن میں کھانے اور پینے سے روکے رکھا تو اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما!

اور قرآن کہے گا، میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما!

پس دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

اسے احمد، ابن ابی الدنیا فی الجوع، طبرانی کبیر، الحاکم نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 21

وعن أبي ذر رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ انكم لا ترجعون الی الله تعالیٰ بشی افضل مما خرج منه. يعني القرآن. ظهر منه.

رواه الحاكم. وبحه. ورواه أبوداود في مراسيله.

(الحاکم: 555/1 ووافقہ الذہبی، المراسل لابی داؤد: رقم: 489)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اس چیز (یعنی قرآن) سے بہتر چیز کے ساتھ نہیں لوٹائے جاؤ گے جو اس کی ذات سے صادر ہوئی ہے۔

اسے حاکم وصیحہ، ابوداؤد فی مراسیلہ میں روایت کیا ہے۔

حدیث شریف نمبر 22

وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله اهلين من الناس. قالوا: من هم يارسول الله ﷺ؟ قال: اهل القرآن هم اهل الله. وخاصته.

رواه النسائي. وابن ماجه. والحاكم. وصحيحه المنذري.

(الحاکم: 528/2، الترغیب والترہیب 329/2، رقم: 2125، شعب الایمان: 230/6: رقم: 2592)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں، صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے ہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔ اسے نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور منذری نے صحیح کہا ہے۔

حدیث شریف نمبر 23

وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: من قرأ القرآن لم يرد الى ارذل العمر، وذلك قوله تعالیٰ: ثم رددناه اسفل سافلين الا الذين آمنوا، قال: الا الذين قرؤا القرآن.

رواه الحاكم، وقال: صحيح الاسناد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس نے قرآن یاد کیا، وہ ارذل عمر (ذلت والی زندگی) کی طرف نہیں پھیرا جائے گا۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(ثم رددناه اسفل سافلين الا الذين امنوا)

فرمایا: الا الذین قرؤا القرآن۔

مگر وہ لوگ جنہوں نے قرآن یاد کیا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث شریف نمبر 24

وعن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اشراف امتی حملة القرآن، واصحاب الليل۔

رواه البيهقی فی شعب الايمان، وابن ابی الدنيا۔

(شعب الایمان 227/6، رقم: 2589، مجمع الزوائد: 161/7)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:
میری امت کے معزز ترین لوگ حاملین قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

حدیث شریف نمبر 25

وعن عبدالرحمن بن شبل الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه، ان النبی ﷺ قال: اقرؤا القرآن، و اعملوا به، ولا تجعفوا عنه، ولا تغلوا فیه، ولا تأكلوا به، ولا تستكثروا به۔

رواه احمد وابویعلی، والطبرانی، والبیهقی۔
(مسند احمد: رقم 14986، 15110، مجمع الزوائد: 167/7، شعب الایمان: 149/6)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن شبل الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اس کے بارے میں جھگڑا نہ کرو اور نہ اس میں مبالغہ کرو اور نہ اس کے بدلے کچھ کھاؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔

اسے احمد، ابو یعلی، طبرانی، بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث شریف نمبر 26

وعن عمران بن حصین رضی الله عنه۔ انه مر علی قاری، یقرأ، ثم سأل، فارجع، ثم قال، سمعت رسول الله ﷺ یقول: من قرأ القرآن، فلیسال الله به، فانه سیجی اقوام یقرؤنا القرآن یسالون به الناس۔

رواه الترمذی وقال: حدیث حسن۔

(ترمذی: فضائل القرآن: رقم: 2841، احمد: 19039)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان کا گزر ایک قرآن پڑھنے والے قاری پر سے ہوا، اس (واعظ) نے قرآن پڑھا اور پھر لوگوں سے مانگنا شروع کر دیا، پھر راوی نے پڑھا، انا للہ وانا الیہ راجعون پھر بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو قرآن پڑھے تو اس کے ذریعے اللہ سے مانگے، پس بلاشبہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

حدیث شریف نمبر 27

وعن ابی هريرةؓ قال: قال رسول اللهﷺ: ليس منا من لم يتغن بالقرآن۔

رواه البخاری، ورواه احمد، وابوداود وابن حبان، والحاكم وقال جمهور العلماء: ای لم يحسن صوته، وقال بعضهم: لم يتغن به عن غيره۔

(البخاری: التوحید: رقم: 6973، مسلم: رقم: 1318، نسائی: رقم: 1007، ابوداؤد: رقم: 1259)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن کو احسن طریقہ سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

بعض علماء نے اس کا معنی استغنا بھی کیا ہے یعنی جس کو قرآن نے غیر سے مستغنی نہ کیا۔

حدیث شریف نمبر 28

وعن بريدة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ القرآن يتاكل به الناس، جاء يوم القيامة ووجهه عظيم ليس عليه لحم۔ (رواه البيهقی) (شعب الايمان: 150/6: رقم: 2518)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جس نے قرآن لوگوں سے مال بٹورنے کے لیے پڑھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر سوائے ہڈی کے گوشت کا نشان بھی نہ ہوگا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث شریف نمبر 29

وعن عائشة رضی الله عنها، انه علیه الصلاة والسلام قال: قراءة القرآن فی الصلاة افضل من قراءة القرآن فی غیر الصلاة، و قراءة القرآن فی غیر الصلاة افضل من التسبیح و التکبیر، والتسبیح افضل من الصدقة، والصدقة افضل من الصوم، والصوم جنة من النار۔

(رواه دارقطنی فی الافراد. البیهقی فی شعب الایمان)۔

(بیہقی فی شعب الایمان: 5/256: رقم: 1267)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بلاشبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نماز میں قرآن پڑھنا، نماز کے باہر قرآن پڑھنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدیقہ سے افضل ہے اور صدقہ (نفل) روزہ سے افضل ہے اور روزہ نار جہنم کے لیے ڈھال ہے۔

اسے دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 30

وعن اوس بن ابی اوس الثقفی مرفوعا: قراءة الرجل القرآن فی غیر المصحف الف درجة، وقراء ته فی المصحف تضعف علی ذلك الی الفی درجة۔ رواه الطبرانی، والبیهقی۔

(مجمع الزوائد: رقم: 7/165، بیہقی فی شعب الایمان: 5/333: رقم: 2145)

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:
کسی شخص کا بغیر مصحف (قرآن پاک) دیکھے قرآن پڑھنے (کا ثواب) ایک ہزار گنا ہے اور مصحف یعنی قرآن کو دیکھ کر تلاوت کرنے کا اجر دو ہزار گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ اسے طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 31

وعن ابن عمرو رضی اللہ عنہما مرفوعاً: اقرأ القرآن فی کل شهر. اقرأ فی عشر. اقرأ فی سبع. ولا تزد علی ذلك۔

رواہ الشیخان، وابو داود۔

(البخاری: فضائل القرآن: رقم: 4666، مسلم الصیام: رقم: 1964، ابوداؤد: رقم: 1182، الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے:
قرآن پاک ہر مہینے ختم کرو یا اسے بیس دنوں میں پڑھو یا دس دنوں میں پڑھو یا ایک ہفتے میں ختم کرو اور اس سے کم نہ کرو۔ اسے شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 32

وعن ابن عمرو رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: اقراء القرآن ما نهاك. فاذا لم ینهك فلست تقراہ۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس۔

(دیلمی فی مسند الفردوس: 433/1: رقم: 1765)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ قرآن کے ممنوعات سے رک کر قرآن پڑھو اور اگر تلاوت نے تمہیں برائی سے نہ روکا تو گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

حدیث شریف نمبر 33

وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اقرأوا القرآن

بالحزن. فانہ نزل بالحزن۔

رواہ ابو یعلی. والطبرانی فی الاوسط. وابو نعیم فی الحلیۃ۔

(ابن ماجہ: اقامۃ الصلوۃ: رقم:1327، مجمع الزوائد: رقم:169 / 7، شعب الایمان162 / 5، رقم:2079)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

قرآن کی تلاوت غم کی کیفیت میں کرو کہ بے شک یہ حالت حزن میں نازل ہوا ہے۔

حدیث شریف نمبر 34

وعن جندب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اقرأ والقرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم. فاذا اختلفتم فیہ فقوموا۔

رواہ احمد. والشیخان. والنسائی۔

(البخاری: رقم:4672، مسلم: العلم: رقم:4819، احمد: رقم:8062، الداری رقم:3225)

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل رہیں اور جب تمہارا دھیان بٹ جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔

اسے احمد، شیخین اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 35

وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ: اقرأوا القرآن فإن اللہ تعالیٰ لا یعذب قلبا وعی القرآن۔ رواہ تمام۔

(فوائد تمام: رقم:1573، الداری 322 / 2، رقم:3319، مصنف ابن ابی شیبۃ الزھد: رقم: 34086، خلق افعال العباد للبخاری: رقم:163)

ترجمہ: حضرت ابو امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا:

قرآن پڑھا کرو کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس دل پر عذاب نہیں کرے گا جو قرآن سے معمور ہو۔

حدیث شریف نمبر 36

وعن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: القرآن غنی لا فقر بعده، ولا غنی دونه. رواه ابویعلی.

(مسند ابویعلی: ج:5: رقم:2773، شعب الایمان: رقم:137/6)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن ایسی دولت ہے جس کے بعد فقر نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

حدیث شریف نمبر 37

وعن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: القرآن الف الف حرف، وسبعة و عشرون الف حرف، فمن قرأه صابرا محتسبا کان له بکل حرف زوجة من الحور العین.

رواه الطبرانی فی الاوسط.

(طبرانی فی الاوسط: 361/6، رقم:6616، مجمع الزوائد: رقم:163/7)

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

قرآن میں دس لاکھ، ستائیس ہزار حروف ہیں، جس شخص نے قرآن کو ثابت قدمی سے اس پر عمل کرتے ہوئے پڑھا تو اسے اس کے ہر حرف کے بدلہ میں ایک حسین آنکھ والی حور بطور بیوی کے ملے گی۔ اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 38

وعن رجل، عن النبی ﷺ قال: القرآن هو النور المبین، ولذکر

الحکیم، والصراط المستقیم۔ رواہ البیہقی۔

(شعب الایمان: رقم: 1884)

ترجمہ: ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:
قرآن نور مبین، ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث شریف نمبر 39

وعن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: القرآن ھو الدواء، رواہ القضاعی۔

(مسند الشھاب القضائی: ج:۱: رقم: 28، ابن ماجہ: الطب: رقم: 3492)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قرآن (جملہ بیماریوں کی) دواء ہے۔

حدیث شریف نمبر 40

وعن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: اھل القرآن عرفا اھل الجنۃ۔ رواہ الغیا۔

(طبرانی فی الکبیر 132/3: رقم: 2899، دارمی: 344/2، رقم: مجمع الزوائد: رقم: 161/7، نوادر الاصول: رقم: 87/2) قال السیوطی: صححہ الغیا المقدسی فاخرجہ فی المختارہ۔ واللہ اعلم، اللالی المصنوعۃ: 323/1)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
قرآن والے اہل جنت میں معروف ہوں گے۔
مصنف علیہ الرحمہ کہتے ہیں: اربعین مکمل ہوئی۔

واللہ حسبی و نعم المعین۔

☆☆☆

ادارے کی دیگر دستیاب کتب

کلیات شہزاد مجددی

(حریص علینا ثنا کا موسم' تحیت' محاسن)

حمد ونعت اور سلام ومناقب پر مشتمل فارسی' اُردو اور پنجابی کلام

****

مجموعہ رسائل سلوک

(سلوکِ مجددیہ' تحفۂ نقشبندیہ' وجد کی شرعی حیثیت)

ملنے کا پتہ

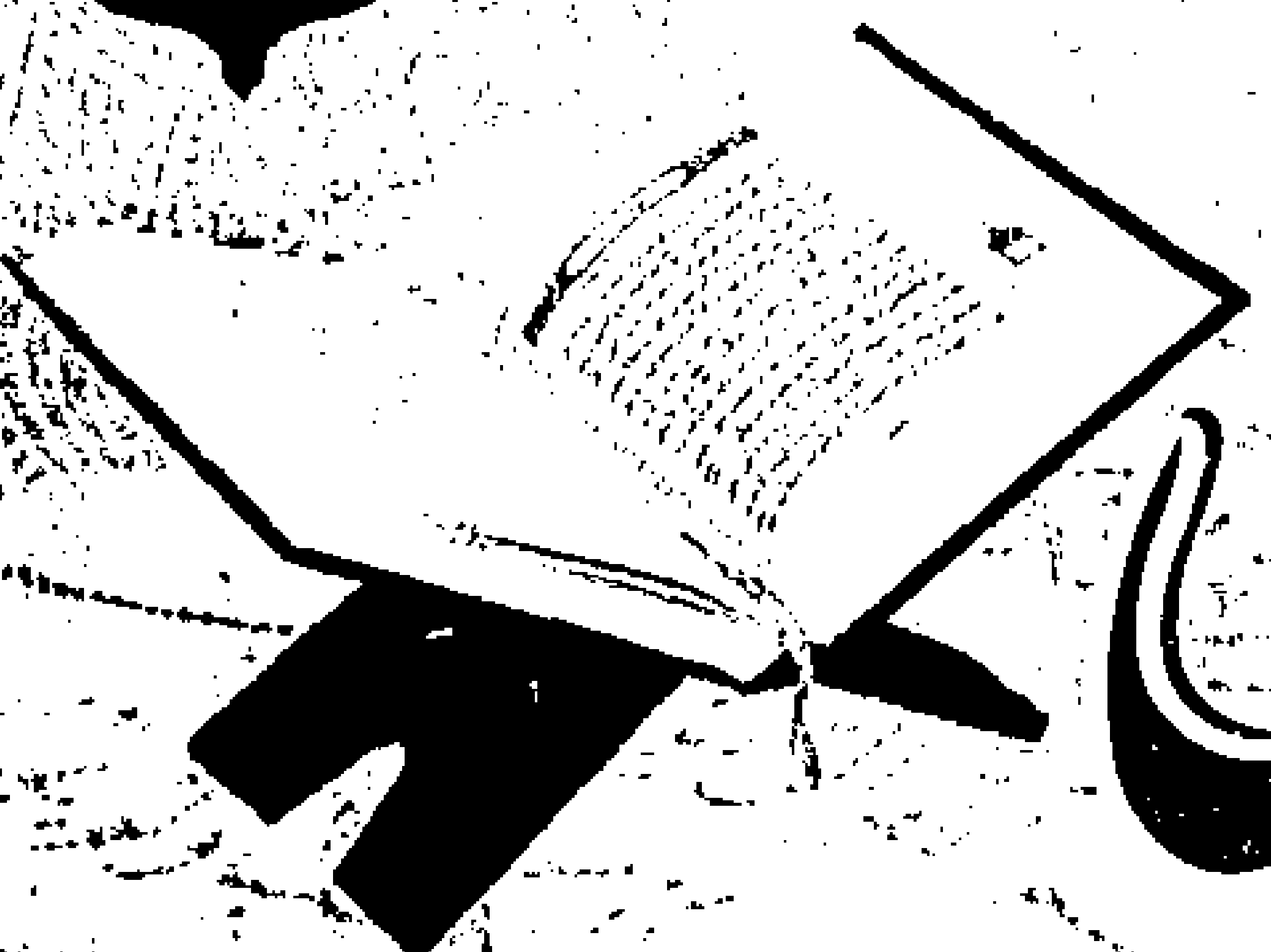
دارالاخلاص (مرکز تحقیق اسلامی) ملحق جامع مسجد نور

پنجاب سوسائٹی - نزد ڈیفنس - غازی روڈ - لاہور



وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الاسراء 82

اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔



قرآنی رسائل

قرآن پاک کے فضائل، خصائص اور آداب پر مبنی ایمان افروز مجموعہ

خواص القرآن
(امام ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ)

فضائل قرآن
(امام ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ)

اربعین فاتحہ
(علامہ محمد شہزاد مجددی)

ترجمہ، تخریج، تحقیق:

علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

ناشر: دار الاخلاص لاہور